نمبر ۴۳۵ رجسٹرڈ ایل

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — غلام احمد قادیانی — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۵ؔ — ششماہی للعہ — سہ ماہی عہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۳ — نمبر ۵۷ — مورخہ ۸ر جنوری سنہ ۱۹۲۶ء — یوم جمعہ — مطابق ۲۲ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۳ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کی تھکا دینے والی مصروفیت کے سبب تاہنوز کھانسی اور زکام میں مبتلا رہیں کل ۷ر جنوری سے بخار کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ جسم میں دبلا پن اور کمزوری بھی محسوس ہوتی ہے۔ احباب حضور کی صحت اور توانائی کے لئے دعا کریں۔

یکم جنوری کو جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ کی صاحبزادی مبارکہ بانو کا نکاح جناب عنایت حسین خان صاحب سکنہ پیلی بھیت کے صاحبزادہ محمد احمدؐ خان سے پانچ ہزار روپیہ مہر پر ہوا۔ اعلان نکاح حضرت اقدس نے مسجد مبارک میں فرمایا۔ خدا تعالیٰ جانبین کے لئے اس تقریب کو مبارک کرے۔

خان صاحب ذوالفقار علیخان صاحب و مولوی فضل الدین صاحب اس مقدمہ میں شہادت کے لئے دہلی تشریف لے گئے ہیں جو بہائیوں نے سرقہ کتب کے الزام میں ایک لڑکے کے برخلاف دائر کیا ہوا ہے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں

(یہ نظم سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۵ء کو منشی قاسم علی خان صاحب رامپوری نے مجمع میں سنائی)

ہم انہیں دیکھ کے حیران ہوئے جاتے ہیں
دشمن آدم کے جو نادان ہوئے جاتے ہیں
گیسوئے یار پریشان ہوئے جاتے ہیں
غیب سے فضل کے سامان ہوئے جاتے ہیں
حُسن ہے داد طلب عشق تماشائی ہے
تیری تعلیم میں کیا جادو بھرا ہے مرزا

خود بخود چاک گریبان ہوئے جاتے ہیں
ہائے انسان سے شیطان ہوئے جاتے ہیں
اب تو واعظ بھی پشیمان ہوئے جاتے ہیں
مرحلے سارے ہی آسان ہوئے جاتے ہیں
لاکھ پردوں میں وہ عُریان ہوئے جاتے ہیں
جس سے حیوان بھی انسان ہوئے جاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سینکڑوں عیب نظر آتے تھے جن کو اس میں
وہ بھی اب عاشق قرآن ہوئے جاتے ہیں

گورے کالے کی اٹھی جاتی ہے دنیا سے تمیز
سب ترے تابع فرمان ہوئے جاتے ہیں

سُبحہ اشک پروئی ہے وہ تونے واللہ
گبر بھی اب تو مسلمان ہوئے جاتے ہیں

مرد و زن عشق میں تیرے ہیں برابر سرشار
ہر ادا پر تری قربان ہوئے جاتے ہیں

ہے ترقی پہ مرا جوش جنون ہر ساعت
تنگ سب دشت و بیابان ہوئے جاتے ہیں

بیٹھ جاؤ ذرا پہلو میں مرے آکے کہ آج
سب ارادے مرے ارمان ہوئے جاتے ہیں

جوش گریہ سے پھٹا جاتا ہے دل پھر محمود
اشک اب پھر قطرہ سے طوفان ہوئے جاتے ہیں

نامہ لنڈن

برفباری پچھلے چند دنوں میں انگلستان میں اتنی برفباری ہوئی ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں ایسی برف باری پہلے کئی سال تک انگلستان میں نہیں ہوئی۔ ایک اخبار نے York shire کے متعلق لکھا ہے کہ جتنی برفباری وہاں ہوئی ہے پچھلے ۴۰ سال میں اتنی نہیں ہوئی۔ برف باری کے بعد یخ باری ہونے سے یہاں کے تمام تالاب اور جوہڑ جم گئے ہیں اور لوگ ان پر خوب Skating کرتے ہیں۔ ہمارے مکان کے پاس ویمبلڈن میں ایک چھوٹا سا تالاب ہے۔ اتوار کے دن اس میں کوئی ہزار سے زیادہ مرد بچے۔ عورتیں۔ کھیل کود رہے تھے۔ یہاں بچوں کی ایسی اچھی تربیت کی جاتی ہے کہ ایک ہزار نفوس جن میں کم از کم تین سو بچے ہونگے۔ جو تین برس سے لیکر چھ سات برس تک کی عمر کے تھے۔ ان میں سے ایک بھی نہیں رو رہا تھا۔ اور نہ کوئی بے ہودہ آواز نکالتا تھا۔ ہمارے ملک میں اگر بیس تیس عورتیں اپنے بچوں سمیت جمع ہو جائیں۔ تو ایک محشر برپا ہو جاتا ہے۔

تعمیر مسجد مسجد کی تعمیر خدا کے فضل سے جاری ہے۔ محرابہ والی دیواریں تقریباً مکمل ہو چکی ہیں۔ شمالی اور جنوبی دیواریں بن رہی ہیں۔ لوہے کے بڑے گارڈر جن پر گنبد بنایا جائیگا۔ کھڑے کئے جا چکے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ½ حصہ مسجد بن چکی ہے امید ہے کہ اگر موسم اچھا رہا تو خدا کے فضل سے فروری یا مارچ میں تعمیر ختم ہو جائے گی۔

لیکچر پچھلے دو ہفتوں میں ملک غلام فرید صاحب نے لنڈن میں اور لنڈن سے باہر چار سوسائٹیوں میں مختلف مضامین پر لیکچر دیئے:۔

(۱) سڈنہم۔ "حضرت زرتشت"
(۲) " ۔ "اسلام میں رنگ اور قومیت کا سوال"
(۳) فوکسٹن (جو لنڈن سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر جنوب مشرق کی طرف واقع ہے) "اسلام اور بانی اسلام"
(۴) کیمڈن ٹون ۔ "ہستی باری تعالیٰ" پر مباحثہ

آج شام لٹن شہر جو لنڈن سے قریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں ملک صاحب لیکچر دینے جائیں گے۔ مضمون "مشرق اور مغرب کا اتحاد کس طرح ہو سکتا ہے" ہوگا۔ اس کے متعلق پھر اطلاع دی جائیگی۔

نومسلم پچھلے دنوں ڈرہم کے ایک صاحب ولیم بارکٹ نام جو وہاں ایک جہاز پر بحیثیت انجنیر ہیں۔ ریویو کے ذریعہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ اس سے پہلے ایک صاحب مانچسٹر کے رہنے والے رسالہ کے ذریعہ اسلام لائے تھے۔ والسلام۔ خاکسار درد۔ لنڈن

اخبار احمدیہ

نیروبی میں جلسہ احمدیہ کل ۲۲ نومبر ۳ بجے بعد دوپہر احمدیہ مسلم ہال میں ڈاکٹر عمر الدین صاحب پریزیڈنٹ جماعت نیروبی نے لیکچر دیا۔ عزیز محمد اسلم بٹ نے تلاوت قرآن مجید کی اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی صداقت میں ایک نظم پڑھی۔ لیکچر ٹھیک ½۳ بجے شروع ہوا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف سٹیج پر بالکل نئے تھے اور ساری عمر میں یہ پہلا موقع تھا۔ جو آپکو پبلک سٹیج پر بولنا پڑا۔ آپ کا مضمون صداقت مسیح موعود اور اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ پر تھا مگر جناب ڈاکٹر صاحب نے ایسی خوبی سے لیکچر دیا کہ مخالف بھی اسبات کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ لیکچر واقعی معارف سے پُر تھا۔ علماء سو کا جو نقشہ ڈاکٹر صاحب نے کھینچا اس سے غیر احمدی احباب پر خاص اثر ہوا۔ خاکسار محمد حسین بٹ۔ سیکرٹری تبلیغ
جماعت احمدیہ نیروبی
۶ سنہ ۱۹۲۵ء

اچھنیرہ میں آریوں سے مباحثہ آریوں کے ساتھ ۱۹، ۲۰ دسمبر کو اچھنیرہ ضلع آگرہ میں "آیا وید الہامی ہے یا قرآن شریف" پر مباحثہ ہوا۔ ہماری طرف سے مولوی عمر الدین صاحب دہلوی مناظر تھے۔ اور آریوں کی طرف سے پنڈت دہرم بھکشو صاحب پنڈت کالی چرن صاحب۔ یکے بعد دیگرے مناظرہ کے لئے آئے۔ مولوی صاحب نے علمی رنگ میں آریوں کے چھکے چھڑا دیئے اور کئی موقعہ پر آریوں کو ایسا خاموش کیا کہ اہل علم پکار اٹھے۔ کہ یہ جہلاء صرف بھانڈوں اور نقالوں کی طرح کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب کے بعض ایسے اعتراض تھے۔ جن کے جواب کے لئے انہوں نے انعام مقرر کرکے چیلنج پر چیلنج دئے۔ مگر مقابل پر کوئی نہ آیا۔ الغرض مباحثہ میں خداوند کریم نے اسلام کو نمایاں فتح دی۔ والسلام خاکسار نور احمد امیر حلقہ آگرہ و متھرا۔

ایک نئے احمدی کا اخلاص سالانہ جلسہ کے چندہ کی تحریک قادیان سے آئی جس میں جماعت بغداد کے ذمہ دو سو تئیس روپیہ لگایا گیا تھا۔ جب یہ تحریک احباب میں پیش ہوئی تو ایک صاحب منشی محمد حفیظ صاحب نے جو اس جگہ پر اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ہیں۔ اور جنہوں نے ابھی چند دن ہوئے بیعت کی ہے۔ فرمایا کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں چندہ میں وہ سب کچھ دیدونگا۔ جو اس وقت میرے پاس ہے۔ ان کے پاس ۱۳۱۰ روپیہ نکلے۔ جو انہوں نے چندہ میں دیدئے۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور آئندہ بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ پھر قابل ذکر خواجہ غلام حسین صاحب ہیں۔ جنہوں نے ۵۰ روپیہ چندہ دیا۔ ان کے لئے بھی احباب دعا کریں۔ جعفر صادق امیر جماعت احمدیہ بغداد

احمدیوں کو سرکاری خطاب یہ خبر امید ہے مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائیگی کہ اس سال نوروز کی تقریب پر ملک معظم کی طرف سے جن خطابات کا اعلان حضور وائسرائے ہند نے کیا ہے۔ ان میں چودہری نعمت اللہ خان صاحب بار ضلع جالندھر کو خان بہادر کا اور مولوی ابوالہاشم صاحب ایم اے بنگال کو خان صاحب کا خطاب ملا ہے۔ جس پر ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔

اعلان نکاح قریشی محمود احمد صاحب پسر برادر زادہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کا نکاح امۃ العزیز بنت خواجہ حفیظ اللہ صاحب شملہ سے بمقابلہ مہر ایک ہزار ایک سو گیارہ روپے حضرت خلیفۃ المسیح نے بعد نماز ظہر ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء کو مسجد مبارک میں پڑھایا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ علاوہ مہر مذکور کے مبلغ ۵۰۰ روپے کا زیور دینا قرار پایا ہے۔ محمد سرور شاہ۔

(۲) ڈاکٹر سید غلام دستگیر صاحب مرحوم برادر کلاں جناب سید محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک محکمہ تعلیم کی صاحبزادی احمدی بیگم کے نکاح کا ایک ہزار روپیہ مہر پر برادرم حافظ محمد حسن صاحب مولوی فاضل کے ساتھ جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب نے بتاریخ ۲۹ دسمبر اعلان فرمایا خاکسار حافظ جمال احمد

درخواست دعا محض للہ ملتجی ہوں کہ احباب کرام اس عاجز کے دینی و دنیوی مقاصد کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

(۲) اس عاجز کے لڑکے غلام احمد نے امتحان یونیورسٹی بمبئی میڈیکل میں دیا ہے احباب للہ اس کی کامیابی کے لئے بھی دل سے دعا فرمائیں۔
خاکسار نیاز محمد احمدی انسپکٹر پولیس کراچی

(۳) [illegible] دعا فرمادیں [illegible] دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
الفضل
یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۸ جنوری ۱۹۲۶ء

روئداد جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۲۵ء

۲۶ دسمبر ۱۹۲۵ء

پہلا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

جلسہ کے پہلے دن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کا افتتاح فرماتے ہوئے حسب ذیل مختصر سی تقریر فرمائی:۔

دنیا کا ہر ایک کام ہی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے ہوتا ہے اور ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ہم اس بات کے قائل نہیں کہ خدا انسان سے جبراً کوئی کام کراتا ہے۔ پھر بھی یہ اس کی صفات کا عین تقاضا ہے کہ دنیا کا ایک ذرہ بھی اسوقت تک حرکت نہیں کر سکتا۔ جب تک خدا کا اذن نہ ہو۔ اگر کوئی زندہ خدا نہیں تو پھر کوئی زندہ مذہب بھی نہیں۔ اور اگر زندہ مذہب نہیں۔ تو اس کی خاطر تکلیف برداشت کرنا اموال اور اوقات صرف کرنا بھی عقل کے خلاف ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ زندہ خدا ہے۔ اور اسی کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اور علاوہ اس کے کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے امر اور اس کے حکم اور اس کے فیصلہ سے ہو رہا ہے۔ ہماری جماعت کے کاموں میں ایک خاص خصوصیت ہے۔ اور وہ یہ کہ ہماری جماعت کے کام تقدیر عام کے ماتحت نہیں۔ بلکہ تقدیر خاص کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ہر انسان جو سانس لیتا ہے۔ تقدیر عام کے ماتحت لیتا ہے۔ اسی طرح ہر قوم جو دنیا میں ترقی اور تنزل کرتی ہے۔ تقدیر عام کے ماتحت کرتی ہے۔ مگر ہم جو قدم اٹھاتے ہیں۔ تقدیر خاص کے ماتحت اٹھاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی عام تقدیر اس کی مؤید ہوتی ہے۔ پس میں سالانہ جلسہ کے شروع کرنے سے قبل جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت اس کے مرسل نے رکھی [illegible] دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے تمام کاموں میں برکت دے۔ ہماری نیتوں میں برکت دے ہمارے قلوب درست کرے۔ ہماری کمزوریوں کو معاف کرکے اپنے فضل سے اس کام کو بلند کرے۔ جس کیلئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ میں احباب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ دعا میں شامل ہوں تاکہ جو کام ہم شروع کرنیوالے ہیں وہ خدا کا کام ہو نہ کہ ہمارا۔ اور اس کی ابتدا ہمارے نفوس سے نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کے اذن سے ہو

اس کے بعد لمبی دعا کی گئی۔ اور پھر حضور نے فرمایا:۔

اب پروگرام کے مطابق انشاء اللہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوگی مجھے چونکہ اور کام ہے۔ اس لئے میں جاتا ہوں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ دور دراز سے ہجرت کرکے آئے ہیں تو جلسہ کے اوقات کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اور لیکچر دینے والے جو بات کہیں اسے غور سے سنیں کیونکہ جب تک غور سے کوئی بات نہ سنی جائے اس کا فائدہ نہیں ہوتا اور مومن کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب اس کے سامنے خدا کی بات کی جائے تو ڈھیلا ہو کر خدا کے حضور گر پڑتا ہے۔ پس احباب ہر ایک بات غور اور توجہ سے سنیں۔

اس کے بعد حضور تشریف لے گئے۔ تلاوت قرآن کریم میاں عبدالرحمٰن صاحب نے کی اور نظم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے پڑھی۔ پھر خطبہ استقبالیہ پڑھا گیا۔ جو اس سال پہلی دفعہ لکھا گیا۔ اور پھر جناب میر قاسم علی صاحب نے تقریر شروع کی۔

میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کی تقریر

"ویدک دھرم اور اسلام"

حضرات! مضمون ہے میرا۔ "ویدک دھرم اور اسلام" اور وقت ہے ایک گھنٹہ۔ جس میں مضمون تو کیا بیان کرنا ہے مضمون کا گلا گھونٹنا ہے۔

ویدک دھرم اور اسلام

مجھے یہ بتانا ہے کہ ان دونوں میں سے کونسا مذہب ایسا ہے کہ دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے اور وہ اسے قبول کر سکتی ہے۔ اسلام تیرہ سو سال سے آیا ہے اور وید کے دھرم کے متعلق ہندو کہتے ہیں ابتدا دنیا سے ہے۔ چونکہ ایک ایسے مضمون پر مجھے بولنا ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ شروع دنیا سے ہے اس لئے یہ مضمون بھی شروع میں رکھا گیا ہے۔ بہرحال میں ذیل کی چند باتوں کو پیش کروں گا۔ (۱) ویدک دھرم میں خدا تعالیٰ کے متعلق کیا تعلیم ہے (۲) انسانی زندگی کے متعلق کیا تعلیم (۳) مرنے کے بعد کیا بتایا ہے۔ یہ ایک دو باتیں ہیں پیش کروں گا۔ ورنہ وہ مذہب جسے دنیا میں سب سے پرانا اور سب کا مذہب کہا جاتا ہے وہ ایک گھنٹہ میں کیسے بیان ہو سکتا ہے۔ ویدک دھرم نے جو ایشور پیش کیا ہے اس کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس کے ساتھ روح اور مادہ مل گیا ہے۔ ورنہ اگر یہ نہ ملتے۔ تو وہ کچھ بھی نہ کر سکتا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ روح اور مادہ کو بھی وہی طاقتیں اور صفات حاصل ہیں جو خدا کو ہیں۔ اور خدا روح اور مادہ یہ تینوں خدا ہوئے۔ خدا فرسٹ کلاس خدا۔ روح سکنڈ کلاس [illegible] اور دوسرا اس کے ماتحت ہیں جو دو صفتیں جو روح اور مادہ میں ہیں اگر روح اور مادہ میں نہ ہوتیں تو دنیا بن نہ سکتی۔ ویدک دھرم کی یہ خوبی ہے کہ اسے ایسے خدا مل گئے۔

ویدک خدا بغیر عمل کے کچھ نہیں دیتا

پھر ویدک دھرم کے خدا میں ایک صفت یہ ہے کہ وہ بغیر انسان کے عمل کے کچھ نہیں دے سکتا۔ اور اگر کچھ دیتا ہے تو اتنا ہی جتنی مزدوری کی جائے مثلاً بارہ آنہ کی مزدوری کی تو بارہ آنہ ہی دیگا۔ اور اگر ایک روپیہ کی کی تو ایک روپیہ ہی دیگا۔ وہ یہ نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص مزدوری تو کرے بارہ آنے کی اور پرمیشور اسے دیدے ایک روپیہ۔ وہ اگر چار آنہ زیادہ دیگا تو یہ ظلم ہوگا۔ پس اگر وہ چاہے بھی تو ایسا کر نہیں سکتا۔ گویا وہ قادر ہی نہیں اور قدرت ہی نہیں رکھتا۔

ویدک خدا اور عیسائیوں کا خدا

پھر ویدک دھرم کا خدا کوئی چیز بھی بنا نہیں سکتا۔ جب تک روح اور مادہ اس کے پاس نہ ہوں ایسا ہی عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ باپ بیٹا اور روح القدس تین خدا ہیں گویا ان عقائد کی رو سے یہ دونوں اس بات میں چھوٹے بڑے بھائی ہیں آریہ بھی تین خدا مانتے ہیں۔ اور عیسائی بھی تین خدا مانتے ہیں۔ اور تین خدا ماننے میں ان میں کوئی فرق نہیں ❊

آریہ خدا بدی کا محرک ہے

آریہ سماج کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ ویدک دھرم کا پرچار کرنیوالی ہے اس لئے جو بات وہ پیش کریگی وہ ویدک دھرم کی ہوگی۔ آریہ سماج نے جہاں اور بری تعلیمیں دی ہیں۔ وہاں اس نے خدا کے متعلق یہ تعلیم دی ہے کہ دنیا میں برے کام ضرور کئے جائیں گویا خدا یہ چاہتا ہے کہ اگر تم نے برے کام نہ کئے۔ تو میری خدائی تباہ ہو جائیگی کیونکہ میں نے تمہارے اعمال کے بدلے دینے ہیں اگر سب لوگ ہی اچھے عمل کرنے شروع کر دیں اور برے عمل نہ کریں۔ تو یہ گائے بھینس گھوڑا۔ گدھا وغیرہ کہاں سے آئیں۔ اس لئے برے عمل بھی کرنے چاہئیں۔ تاکہ کوئی گدھا بن جائے۔ اور کوئی گھوڑا۔ کوئی گائے اور کوئی بھینس آریہ کہتے ہیں۔ خدا کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کرموں کا بدلہ دے۔ اور گائے بھینس وغیرہ بنتے ہی اس طرح ہیں کہ لوگ برے عمل کریں۔ اور ان کو گائے بھینس وغیرہ بنا دیا جائے۔ گویا برے عمل بھی کرنے چاہئیں۔ تاکہ یہ سب چیزیں دنیا میں موجود ہوں اور نیک عمل کرنے والوں کو دی جا سکیں۔ پس ویدک دھرم کا خدا چاہتا ہے۔ کہ دنیا کے بیچ بداعمالی ہو ❊

کس عمل کے بدلے کونسی جون ملتی ہے

یہ تو کہا گیا کہ ان چیزوں کے بہم پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ دنیا میں بداعمالی کی جائے لیکن یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ فلاں عمل کیا جائے تو یہ بنایا جائے گا۔ اور فلاں عمل کیا جائے تو یہ۔ اگر یہ بھی بتا دیا جاتا۔ کہ فلاں کام کرنے سے گائے بھینس بنایا جاتا ہے اور فلاں عمل کرنے سے کتا [illegible] وغیرہ۔ تو بہت لوگ اس قسم کی بدعملیوں سے بچ جاتے۔ اور ویدک خدا پھر دنیا میں یہ چیزیں پیدا کرنے سے قاصر رہ جاتا کیونکہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ ہم نے فلاں عمل کیا تو کتا یا سؤر بنا دئے جائینگے اور فلاں عمل کیا۔ تو گائے یا بھینس یا کچھ اور۔ تو وہ ہرگز ایسا نہ کریں۔ مثلاً عورت ہی کو دیکھ لو۔ عورت جو نہایت ضروری چیز ہے۔ اگر کسی بدمعاش کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں فلاں عمل کرونگا تو عورت بنا دیا جاؤں گا۔ تو وہ کبھی گوارا نہ کرے گا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس عمل کو کرے اور مرد سے عورت بن جائے ۔ اور ادھر عورت کی اس کو دنیا میں دکھنا ضروری ہے ۔ اس لئے عورت بنانے والے عمل بتائے نہیں گئے ۔ تاکہ جاہل ایسے عمل کریں ۔ جو انہیں عورت بنا دیں ۔ تاکہ دنیا کی نسل بڑھے ۔ کیونکہ یہ تو ہو نہیں سکتا ۔ کہ بغیر عورتوں کے بچے پیدا ہوں ۔ درختوں سے تو پیدا نہیں ہوتے ۔ آخر عورتوں سے ہی بچے پیدا ہونگے اسلئے عورتوں کا بننا ضروری ہے ۔ لیکن اگر آریہ جاہلوں کو یہ بتا دیا جاتا ۔ کہ وہ فلاں عمل سے عورت بن جائینگے ۔ تو ہرگز اس عمل کو نہ کرتے اور عورتیں پیدا ہونا بند ہو جاتیں ؎

سندھیا اور ہون

پھر ویدک دھرم میں دو عبادتیں فرض کی گئی ہیں ۔ جن کے نہ کرنے سے ہر ایک آریہ شودر ہو جاتا ہے ۔ یعنی چوہڑا چمار بن جاتا ہے ۔ یہ دو عبادتیں سندھیا اور ہون ہیں ۔ جو صبح اور شام ہوتی ہیں ؎

سندھیا یہ ہے ۔ کہ صبح کے وقت تمام آریہ مرد اور عورتیں صبح سویرے گھروں سے باہر نکل جائیں ۔ اور پانی کے کنارے جا بیٹھیں ۔ کیونکہ سوامی جی فرماتے ہیں ۔ جہاں پانی ملے وہاں جاکر پانی سے آچمن کرنا چاہیئے ؎

آچمن کیا ہے

آچمن کیا چیز ہے ۔ آچمن یہ ہے ۔ کہ ہاتھ کی ہتھیلی کے گڑھے میں پانی ڈالے ۔ اور پھر اسے پی جائے ۔ اس طرح نہیں جس طرح کہ عام لوگ پیتے ہیں ۔ بلکہ اس کا خاص طریقہ ہے ۔ کہ دانت تو ہرگز اس پانی کو نہ لگیں ۔ اور ہونٹوں سے ہی پانی پیا جائے ۔ اس طریق سے یہ آچمن کرنا ہے ۔ اس آچمن کے سوامی صاحب کے نزدیک یہ فائدے ہیں ۔ کہ دل کے اوپر جو صفرا ہوتا ہے وہ دور ہو جاتا ہے ۔ اور گلے کی بلغم دور ہو جاتی ہے ۔ جہاں سوامی صاحب نے اس کے فوائد بتلائے وہاں ہی اس کا طریق بھی بتایا ہے ۔ مگر اس آچمن سے سوامی صاحب کا بتایا ہوا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ پانی پینے سے بلغم باہر تو نہ آئے گی ۔ بلکہ اور بھی نیچے جائے گی ۔

پھر یہ کہا گیا ہے ۔ کہ ہاتھ کی دو انگلیاں پانی سے تر کرکے آنکھ ناک کان اور منہ وغیرہ سب کو چھینٹے دیئے جائیں اور یہ صرف دو انگلیوں سے ہونا چاہیئے ۔ تیسری سے نہیں اور [illegible] اس کو کیا جائے ۔ سوامی صاحب اس کا فائدہ یہ بتلاتے ہیں ۔ کہ اس سے انسان کی [illegible] ہو جاتی ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے ۔ کہ دیکھو جب سوئے ہوئے آدمی کو پانی کے چھینٹے دیئے جائیں ۔ تو اس کی سستی دور ہو جاتی ہے ۔ اب غور کرو ۔ کہ یہ چھینٹے کیا سستی دور کرنے کیلئے ہیں ۔ وہ تو سب گھر سے نکلا ۔ اشنان کیا ۔ سندھیا کا ایک رکن بجا لایا ابھی اس کی سستی نہیں گئی ۔ اور سستی دور کرنے کے لئے یہ ضرورت ہے ۔ کہ ناک کان آنکھ وغیرہ پر صرف دو انگلیوں سے چھینٹے دیئے جائیں ۔ انگلیوں کو کتنا پانی ہی کتنا آتا ہے ۔ کہ ان چھینٹوں سے سستی دور ہوگی ۔

پرانایام

پھر اس کے ساتھ پرانایام یعنی حبس دم ہے جس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ ایک شخص اپنے سانس کو روکے نیچے کا نیچے اور اوپر کا اوپر ۔ اور اس کی خوب مشق کرے ۔ اس کا فائدہ سوامی جی یہ بتاتے ہیں ۔ کہ اس سے انسان کو علوم سیکھنے اور ویدوں کے پڑھنے کی مہارت پیدا ہو جاتی ہے ۔ گویا ان کے نزدیک اس کا یہ فلسفہ ہے ۔ کہ اس طرح انسان علم یاد کر لیتا ہے ۔ ایسا ہی اور بہت سی باتیں ہیں ۔ جو سندھیا کے لئے آریوں کو کرنی پڑتی ہیں ۔ مگر ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ عبادتیں نہیں بلکہ حفظان صحت کی چند معمولی باتیں ہیں ۔ پس سندھیا کے متعلق آریہ سوچیں ۔ کہ یہ عبادت ہے یا حفظان صحت کے کسی محکمے کا حکم ۔ ان سے روحانیت کو کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے ۔

ہون

اب ہم دیکھتے ہیں ۔ ہون کیا چیز ہے ۔ سندھیا کو میں پوجا بھی کہتے ہیں ۔ اور ہون کو اگنی ہوتر ۔ ہوم اور ہون ۔ یہ بھی مسلمانوں کی پانچ نمازوں کی طرح آریوں پر فرض ہے ۔ اس کے کرنے کا طریق یہ ہے ۔ کہ ایک گڑھا کھودا جائے ۔ جس میں ہیبی کی لکڑیاں ڈالی جائیں ۔ اور کستوری ۔ کیسر ۔ اگر تگر اور اس موسم فروٹ ۔ مٹھائیاں ۔ کھیر ۔ پکوان ۔ ادویات گل بنفشہ اور گاؤزبان وغیرہ وغیرہ ڈالی جائیں ۔ اس کے ڈالنے کا طریق یہ ہے ۔ کہ ان سب کو اکٹھا کرکے ایک برتن میں جو خاص طور پر تیار کیا جاتا ہے ۔ رکھا جائے ۔ پھر ایک چھٹانک ۲ تولہ گھی ایک وقت کے لئے اور ۴ تولہ گھی دونوں وقت کے لئے ۔ اس سارے کو ملا کر آگ میں ڈال دینا چاہیئے یہ ہون ہے ۔ جو بطور عبادت ویدک دھرم میں کیا جاتا ہے ۔

ہون کا فلسفہ

سوامی صاحب اس قسم کے ہون کا فلسفہ یہ بتاتے ہیں ۔ کہ انسانوں کے سانس لینے اور اور طرح کی بے احتیاطیاں کرنے سے ہوا خراب ہو جاتی ہے ۔ اس لئے یہ انسان کا فرض ہے ۔ کہ وہ صبح و شام دونوں وقت ہوا صاف کرے ۔ جس سے نہ طاعون پھیلتی ہے اور نہ کوئی اور وبائی مرض ۔ اور پھر ہر ایک بیماری سے انسان بچا رہتا ہے ۔

اس فلسفہ کے سن لینے کے بعد آپ ہی خیال کر سکتے ہیں ۔ [illegible] گورنمنٹ جو کہ طاعون اور دیگر امراض کے لئے لاکھوں روپیہ صرف کرتی ہے ۔ اور کئی قسم کی تدبیروں سے کام لیتی ہے ۔ بجائے ان کوششوں کے اسی ہون کو کیوں نہ اختیار کرتی ۔ اور دوسرے لوگ بھی یہی کرتے ۔ مگر ظاہر ہے ۔ کہ ایسا نہیں کیا جاتا ہے ۔ اور لطف تو یہ ہے ۔ کہ جب کبھی طاعون یا کوئی اور بیماری پھیلتی ہے ۔ تو سب سے زیادہ اس کا شکار ہندو ہی ہوتے ہیں ؎

سندھیا اور ہون سے آریہ بھی بیزار ہیں

پھر یہ دونوں عبادتیں ناقابل برداشت ہیں ۔ اور بوجہ اس کے کہ یہ ناقابل برداشت ہیں ۔ آریوں نے بھی انہیں جواب دے دیا ۔ اور سمجھ لیا کہ شودر بننا اچھا ہے ۔ اور ان ناقابل برداشت عبادات کے کرنے کے لئے سو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کا خرچ اٹھانا پڑا ۔ کیونکہ کوئی شخص نہیں جسے اگر ایک سو پچاس روپیہ ماہوار آگ میں جلانا پڑے ۔ تو وہ ۱۵۰ روپے پسند کرے ۔ کوئی بھی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا ۔ ایسا ہی سندھیا کا حال ہے ۔ اس میں بھی مشکلات ہیں ۔ اور ایسی مشکلات ہیں ۔ جن کا اکثر حالات میں برداشت کر لینا مشکل ہے ۔ پہلی بات تو اس میں یہی ہے ۔ کہ اس کے بجا لانے کے لئے پانی کا کنارہ تلاش کرنا پڑتا ہے ۔ اب اگر کوئی شخص ریل یا ہوائی جہاز میں ہو ۔ تو وہ کس طرح کنارہ تلاش کرے گا ۔ پس یہ عبادتیں ایسی نہیں ۔ کہ ہر ایک ان کو قبول کر سکے ۔ زیادہ سے زیادہ ان کے متعلق اگر کچھ کہا جا سکتا ہے ۔ تو یہ کہ یہ حفظان صحت کے طریق ہیں نہ کہ عبادت ؎

اسلامی عبادات کی سادگی

اس کے بالمقابل اسلامی عبادتیں ہیں ۔ ایک نماز ہی کو دیکھ لو ۔ جہاں جگہ مل جائے پڑھ لو ۔ نہ اس پر کچھ خرچ آتا ہے ۔ اور نہ کوئی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ۔ پانی اگر نہیں ملتا تو تیمم کر لو ۔ کھڑے ہو کر اگر نہیں پڑھ سکتے ۔ تو بیٹھ کر پڑھ لو ۔ بیٹھ کر اگر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر پڑھ لو ۔ لیٹ کر پڑھنے میں بھی اگر تکلیف ہو تو اشاروں سے پڑھ لو ۔ اشاروں سے بھی اگر نہیں پڑھ سکتے ۔ تو نماز کے وقت نیت اور ارادہ ہی کر لو ۔ غرض اس میں وہ سادگی ہے ۔ کہ کسی اور مذہب کی عبادات میں مطلقاً نہیں پائی جاتی ۔ یہی حال دوسری عبادتوں کا ہے پس کوئی ایسی بات اسلامی عبادتوں میں نہیں پائی جاتی ۔ جس سے کہا جائے ۔ کہ ان پر کوئی عمل نہیں کر سکتا ۔ لیکن آریوں کی عبادتیں کرنے سے تو تکلیفوں کے علاوہ گھر کی قرقی بھی ہو جاتی ہے ۔ اسی لئے خود آریہ بھی ان پر عمل نہیں کرتے ؎

تناسخ کا چکر

پھر آریوں میں تناسخ کا چکر ہے ۔ وہ کہتے ہیں ۔ اسی پر دنیا کا کارخانہ چل رہا ہے ۔ کیونکہ لوگ برے عمل کرتے ہیں ۔ تو یہ سب چیزیں بنتی ہیں ۔ جو ہم کھاتے پیتے پہنتے اور اپنے مصرف میں لاتے ہیں ۔ [illegible] تو ہم یہ دعا کرتے ہیں ۔ کہ اے ایشور ! ویدک دھرم کبھی نہ پھولے پھلے ۔ کیونکہ اگر یہ پھولے پھلیگا ۔ تو نباتات ۔ چنے ۔ گندم ۔ دودھ ۔ گھی ۔ اور دوسری تمام چیزیں جاتی رہیں گی ۔ کیونکہ لوگوں کو جوں جوں معلوم ہوتا جائیگا کہ ہماری بداعمالی سے یہ چیزیں بنتی ہیں ۔ ان بداعمالیوں کو چھوڑ دینگے ۔ اور یہ سب چیزیں مفقود ہو جائیں گی ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دراصل آریوں کی یہ باتیں کچھ حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتیں اپنے دل کو خوش کرنے کے لئے یہ سب توہمات اور تصورات انہوں نے جانئے ہیں اور

"خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ"

کے مصداق آپ ہی آپ کچھ بنالیا۔ مگر حال یہ ہے کہ یہ خود بھی تو نہیں چاہتے۔ کہ دنیا میں نیکی پھیلے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ اگر سب انسان نیک ہو جائیں۔ تو ان کے عقیدہ کے مطابق سب کچھ مفقود ہو جائے۔ اس لئے ہم اور آریہ ملکر ویدک دہرم کے ایشور سے کہتے ہیں۔ کہ دنیا بد اعمالی کرے۔ کیونکہ جوں جوں وہ بد اعمالی کریگی۔ توں توں سنگترہ۔ بادام۔ ناشپاتی۔ بہی وغیرہ کثرت سے ہونگے۔ آج کل بڑے دن ہیں۔ ان میں تو کثرت سے ہو جائیں۔ کیونکہ بڑے دنوں میں کثرت سے ڈالیاں دی جاتی ہیں اگر پھل کثرت سے ہو گئے۔ تو سستے داموں مل جائینگے۔ اسی طرح اگر گائے بھینس کے بننے کا عمل معلوم ہو جائے۔ تو ہم وہی عمل کرائیں تاکہ گائے بھینس کی افراط ہو۔ اب چار آنہ سیر دودھ ہے اور ۸ چھٹانک کے حساب سے گھی بکتا ہے۔ اگر گائیں بھینسیں کثرت سے پیدا ہو جائیں۔ تو دودھ گھی تو بہت سستا ہو جائیگا پھر ہون میں گھی پڑتا ہے۔ اور وہ ملتا ہے مہنگا۔ لیکن پیدا ہوتا ہے۔ گائے بھینس سے ہی۔ گویا آریہ بد عملی کریں۔ اور گائے بھینس بنیں تا گھی کثرت سے پیدا ہو۔ اور ان کے ہون میں پڑے کیونکہ ہون کی عبادت پوری ہو نہیں سکتی۔ جب تک اس میں گھی نہ پڑے۔ پس اے ویدک دہرم کے ایشور تو ایسا کر کہ آریہ کثرت سے بد عملی کریں تا کثرت سے گھی پیدا ہو۔ اور کثرت سے ہون کیا جائے

شادی کے لئے عورت کو تجویز کرنا

انسانوں کے متعلق سوامی صاحب کہتے ہیں کہ پیدا ہونے کے بعد ۲۵ سال تک برہمچریہ رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد شادی کریں لیکن شادی کس سے کریں۔ یہ ایک ایسا مشکل قضیہ ہے کہ شادی کے متعلق بھی اس سے بڑھ کر کوئی مشکل قضیہ پیش نہیں کر سکی۔ پھر مزہ تو یہ ہے۔ کہ جن عورتوں سے شادی کرنے کا حکم ہے وہ شاید ہی سو میں سے ایک ہو۔ لیکن جن سے شادی نہ کرنے کا سوامی صاحب نے حکم دیا ہے۔ اور جنہیں متروک کیا گیا ہے وہ کثرت سے ہیں۔ اور افراط سے ملتی ہیں۔ سوامی جی یہ قرار دیتے ہیں کہ بیاہ کرنے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھے۔ کہ جس عورت سے شادی کرتی ہے وہ لمبی چوڑی تو نہیں۔ زور آور تو نہیں۔ زرد رنگ والی تو نہیں۔ اس کے بدن پر زیادہ بال تو نہیں۔ بے بالوں والی تو نہیں۔ بکواس کرنے والی تو نہیں۔ بھوری آنکھ والی تو نہیں۔ یہ سب باتیں ستیارتھ پرکاش میں درج ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ جسے یہ معلوم کرنا ہو کہ کسی عورت کے بدن پر بال ہیں یا نہیں۔ وہ کس طرح معلوم کرے۔ اور کس طرح اس کا ٹسٹ کیا جائے۔ اپنے آپ تو یہ ہو نہیں سکتا۔ یہ تو ڈاکٹری معائنہ کے بعد ہی ہو گا ٭

دوسری بات جو پوچھنے والی ہے۔ وہ یہ ہے کہ عورت کے طاقتور ہونے یا نہ ہونے کو کیونکر معلوم کیا جائے۔ یہ اندازہ بغیر کشتی لڑے نہیں ہو سکتا۔ مگر کوئی آریہ بھی نہیں۔ جو کشتی لڑ کر عورت کی طاقت کا اندازہ لگاتا ہو۔

اسی طرح بکواس کرنے والی کا بھی پتہ نہیں لگ سکتا۔ جب تک دو بدو ہو کر یا کسی سے لڑا کر نہ دیکھ لیا جائے۔

پھر بھوری آنکھ والی عورتوں سے شادی نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح ستاروں کے نام والی۔ پودوں کے نام والی جیسے چمپا۔ چنبیلی۔ گلابی وغیرہ۔ دریاؤں اور ندیوں کے نام والی جیسے گنگا۔ جمنا وغیرہ۔ پہاڑ نام والی۔ جیسے کوکلا۔ ہمالہ وغیرہ۔ غرض کئی اقسام ہیں۔ جن سے شادی نہ کرنے کا حکم ستیارتھ پرکاش میں موجود ہے ٭

ویدک دہرم کسی جگہ قابل قبول نہیں

اب بھوری آنکھ والی سے شادی نہ کرنے کا سوال لے لو۔ ویدک دہرم جانا ہے یورپ میں جہاں ساری عورتیں بھوری آنکھ والی ہیں۔ اب یورپ کے لوگ ویدک دہرم کو کیسے قبول کر سکتے ہیں کیونکہ جب انہیں بتایا گیا۔ کہ اس میں بھوری آنکھ والی سے شادی کرنا منع ہے۔ تو وہ ہرگز اس دہرم کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہونگے اگر ویدک دہرم والے وہاں اپنے مذہب کو منوانا ہی چاہیں۔ تو سوائے اس کے کچھ نہیں کر سکتے۔ کہ وہاں کی بھوری آنکھ والی تمام عورتوں کو جہازوں پر لاد کر ہندوستان بھیجدیں۔ ایسا ہی جاپان میں ساری زرد رنگ والی عورتیں ہوتی ہیں۔ اب اگر یہ دہرم جاپان اور ایسے ہی اور ملکوں میں جائے۔ جہاں کی عورتیں ستیارتھ پرکاش کی کسی نہ کسی زد کے نیچے آتی ہیں۔ تو وہ لوگ کیسے اس کو مان سکتے ہیں اور کس طرح اس پر عمل کر سکتے ہیں ٭

اولاد کے متعلق ویدک دہرم کی تعلیم

یہ تو ہے شادی کے متعلق ویدک دہرم کی تعلیم۔ اب رہی اولاد کے متعلق تعلیم۔ سو وہ بھی نہایت مضحکہ انگیز ہے۔ اولاد کے متعلق یہ تعلیم ہے کہ اولاد جب ۸ سال کی ہو جائے تو اسے گورکل میں داخل کر دینا چاہیئے جو راجہ وغیرہ کی طرف سے یا قوم کی طرف سے قائم کیا جائے۔ لڑکی سولہ سال تک وہاں رہے اور لڑکا ۲۵ سال تک۔ اور اس عرصہ میں نہ لڑکا اور نہ لڑکی اپنے رشتہ داروں سے ملیں اور نہ رشتہ دار اپنے اپنے لڑکے اور لڑکیوں سے ملیں۔ گویا یہ قید ہے جس میں اتنے اتنے سال کے لئے ان کو ڈالا گیا ہے ٭

تبادلہ اولاد

پھر کہتے ہیں۔ مقررہ عرصہ گذرنے کے بعد ممتحن امتحان لیگا اور دیکھیگا کہ ایک ایسا لڑکا جو برہمن کا ہے اس نے کیا ترقی کی اور ایک ایسے لڑکے نے جو چمار کا لڑکا ہے اور وہاں تعلیم پانے کے لئے چھوڑا گیا ہے کیا ترقی کی۔ اب اگر اس کی رائے میں ۲۴ سال کے عرصہ میں برہمن کے لڑکے نے ترقی نہ کی اور چمار کے لڑکے نے اس عرصہ میں پوری ترقی کر لی تو ان دونوں کا ادل بدل کر دیا جائیگا یعنی چمار کا لڑکا برہمن کا لڑکا بنا دیا جائیگا اور برہمن کا لڑکا چمار کا لڑکا بنا دیا جائیگا۔ یعنی چمار کے ساتھ برہمن کے لڑکے کو بھیجدیا جائیگا اور برہمن کے ساتھ چمار کے لڑکے کو۔ برہمن سے کہا جائیگا کہ تمہارا لڑکا بدقسمتی سے ان ۲۴ سال کے بعد اس وجہ سے تمہاری ولایت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ چمار کا لڑکا بسبب ان ترقیات کے تمہارا لڑکا بنایا جاتا ہے یا اس کے برابر کا لڑکا ہے۔ اور تمہیں چاہیئے کہ اس چمار کے لڑکے کو اپنا لڑکا سمجھو۔ پس ویدک دہرم کے ذریعہ اولاد کا بھی تبادلہ کیا جاتا ہے لیکن کیا کوئی ہے ایسا شخص اس دنیا میں کہ وہ اپنی اولاد تو دوسرے کے حوالہ کر دے اور دوسرے کی اولاد کا بوجھ اپنے سر لے۔

مُردہ کے متعلق ویدک دہرم کے احکام

ویدک دہرم عالمگیر مذہب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس لئے یہ ضروری تھا کہ جہاں اس نے اور باتوں کے متعلق قوانین بیان کئے اور حکم دئے۔ موت فوت کے متعلق بھی احکام صادر کرتا۔ چنانچہ ویدک دہرم کی تعلیم ہے۔ کہ جب کوئی مر جائے۔ تو اس کی لاش کا وزن کیا جائے۔ جس قدر وہ لاش وزنی ہو۔ اسی قدر گھی لیا جائے اور فی سیر ایک رتی کستوری۔ ایک رتی زعفران وغیرہ اس میں ڈالا جائے اور کم سے کم بیس سیر صندل کی لکڑی اور اگر اور تگر ڈالا جائے پھر اس کو جلایا جائے۔ آریہ مہاشے شاید اس کی بڑی تعریف کریں لیکن اگر طاعون کے دن ہوں۔ اور دھڑا دھڑ لوگ مر رہے ہوں تو پھر کیا حال ہو۔ کہاں سے اتنا گھی آئے۔ اور کہاں سے اس قدر وہ چیزیں ملیں۔ کہ ان مرنے والوں کا کریا کرم کیا جائے۔ اس قسم کے اخراجات کے لئے کم و بیش دو سو روپیہ فی کس خرچ ہوتا ہے۔ اب اگر طاعون وغیرہ سے کثرت سے موت شروع ہو جائے یا ایک ہی گھر سے روزانہ کئی کئی مُردے نکلنے شروع ہو جائیں تو کیا حال ہو۔ مرنیوالے تو مر گئے۔ مگر زندوں کو بھی ساتھ لے مرینگے۔ وہ غریب اب کہاں سے اتنا روپیہ لائیں۔ جو ان پر خرچ کر کے ان کو جلائیں ٭

غریب کیا کریں؟

یہ تو عام حکم ہے۔ اور ویدک دہرم کی رُو سے ہر ایک کا اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ لیکن ویدک دہرم نے اسے فرض ٹھیرا کے ہی نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ غربا کے لئے یہ طریق بتایا ہے۔ کہ اگر کوئی غریب اور مفلس ہو۔ اور ان چیزوں کے خریدنے کی مقدرت نہ رکھتا ہو۔ تو اس سے تھوڑی مقدار میں بہم پہنچا لے۔ مثلاً گھی ہے۔ اگر یہ مُردے کے برابر وزن میں میسر نہیں آ سکتا۔ تو اس سے نصف ہی لے لیا جائے۔ اگر یہ بھی نہ ہو۔ تو برادری سے اکٹھا کر لے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو بھیک مانگ کر اکٹھا کیا جائے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے۔ تو پھر حکومت سے کہے۔ کہ وہ ایسا کرے۔ اور مردہ کے جلانے کے لئے گھی وغیرہ اشیاء دے۔ اگرچہ بظاہر یہ ایک رعایت نظر آتی ہے جو ویدک دہرم نے مفلس اور نادار شخصوں کو دی ہے مگر اس رعایت میں بھی ایک ایسی خطرناک بات ہے۔ کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ جہاں دوسروں کا ستیاناس کرتی ہے۔ وہاں ویدک دھرم کے متعلق بتاتی ہے کہ یہ ہرگز قابلِ قبول نہیں۔ ایک شریف آدمی کو بھیک مانگنے والا اور گداگر بنا دینے کے علاوہ یہ ایک عام تباہی بھی پیدا کرتی ہے۔ غور کرو۔ اگر جون کے مہینے میں کوئی شخص مرجائے۔ اور اس کے لواحقین اس بات کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ کہ اس کی لاش کے ہم وزن یا نصف وزن کے برابر گھی وغیرہ بہم پہنچا سکیں۔ تو اس کے لئے ویدک دھرم کی رُو سے یہی چارہ کار ہے۔ کہ وہ برادری سے اکٹھا کریں۔ یا بھیک مانگ کر فراہم کریں۔ غور کرو۔ تولہ تولہ دو دو تولہ گھی جمع کرنے میں کتنا وقت صرف ہوگا۔ اور جب تک وہ جمع ہوگا مردہ متعفن ہو کر سب گھر والوں کو مردہ بنا دے گا۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ کہ سارے محلہ تک اس کا اثر پہنچے۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ مرے تو آریہ اور گھی دے اس کے جلانے کے لئے حکومت۔ بھلا سرکار کو کیا پڑی ہے۔ کہ وہ اس خرچ کو اپنے ذمے لے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ آریوں کے لئے میونسپلٹیاں آئندہ اپنے بجٹوں میں آریہ مردوں کو جلانے کیلئے گھی کے خرچ کی بھی ایک مد کھولیں۔

ویدک دھرم میں روحوں کا داخل خارج

پھر ویدک دھرم میں روحوں کے متعلق بھی نرالی تعلیم موجود ہے۔ جس کی رُو سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ویدک دھرم میں روحوں کا داخل خارج ہوتا ہے۔ اولاد کا تبادلہ تو تھا ہی مگر اس روحوں کے داخل خارج نے بھی ویدک دھرم کی اس حقیقت کو واضح کر دیا۔ جو مجبور کر رہی ہے۔ کہ اسے ہرگز قبول نہ کیا جائے۔ چنانچہ ویدک دھرم کہتا ہے۔ کہ جس وقت انسان کی روح جسم سے نکلتی ہے۔ تو ہوا میں پھرتی رہتی ہے۔ اور اس جسم کو تلاش کرتی ہے۔ جس میں اسے داخل ہونا ہے۔ اگر مرد بننے والے اس کے اعمال ہوں۔ تو وہ پانی پینے میں گھونٹ کے ساتھ مرد میں گھس جاتی ہے یا کھانا کھانے میں لقمہ کے ساتھ اندر گھس جاتی ہے۔ یا سانس کی راہ سے مرد کے اندر چلی جاتی ہے۔ یا پیشاب یا پاخانہ کے راستے مرد کے پیٹ میں گھس جاتی ہے۔ اور پھر مرد کے پیٹ سے وہ عورت کے حمل میں جاتی ہے۔ اور نو ماہ کے بعد وہاں سے لڑکا بن کر پیدا ہوتی ہے یہ تو ہے اس روح کا داخل خارج جس نے ایسے اعمال کئے ہوں جو مرد بناتے ہیں۔ اب تو ان روحوں کا داخل خارج جنہوں نے لڑکیاں بننا ہوتا ہے۔ ایسی روحیں مرد کے پیٹ میں نہیں گھستیں بلکہ براہ راست عورت کے پیٹ میں جاتی ہیں۔ یہ مصیبت مردوں کی روحوں کو ہی ہے۔ کہ وہ پہلے مرد کے اندر جائیں۔ اور پھر عورت کے پیٹ میں آئیں۔ وہ روحیں جنہوں نے عورت بننا ہوتا ہے۔ وہ اس سے بچی رہتی ہیں۔

ان کا داخل خارج ایک ہی جگہ سے ہوتا ہے۔ داخل بھی وہ عورت کے پیٹ میں ہوتی ہے۔ اور خارج بھی وہیں سے ہوتی ہے۔

اس کے بعد مخنث اور ہیجڑا بننے والی روحیں ہیں۔ ان کا داخل خارج بالکل ہی نرالا ہے۔ ان کے لئے نہ مرد کا پیٹ مخصوص ہے اور نہ عورت کا۔ بلکہ ان کا طریق یہ ہے کہ مرد اور عورت جب اکٹھے ہوں۔ اور وزن حیض اور وزن منی برابر ہو۔ تو اس وقت جو پیدا ہوگا۔ وہ مخنث اور ہیجڑا ہوگا۔ ویدک دھرم نے یہ تو بتا دیا۔ کہ مرد اور عورت جب اکٹھے ہوں اور وزن حیض و منی برابر ہو۔ تو ہیجڑا پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یہ نہ بتایا کہ ہیجڑا بننے والی روح داخل کہاں سے ہوتی ہے۔ یہ ہے وہ روحوں کا داخل خارج جو ستیارتھ پرکاش میں ہے۔ اور جسے کوئی شخص بھی صحیح تسلیم نہیں کر سکتا۔

نجات

اب رہی نجات سو سوامی صاحب اس کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ کہ صرف ویدک دھرم میں ہی نجات ہے۔ اور وہ معین اور محدود عرصہ تک ہوگی۔ دلیل اس کے لئے یہ دی ہے۔ کہ دیکھو عمر قید کی جائے وہ اچھی یا تھوڑی قید کی جائے وہ اچھی۔ گویا دائمی نجات کیا ہے عمر قید ہے۔ مگر سوامی جی کی یہ دلیل نجات ہی کا صفایا کر رہی ہے۔ عمر قید کے مقابلے میں واقعی تھوڑی قید اچھی ہے۔ لیکن یہ تو اور بھی اچھا ہے۔ کہ تھوڑی قید کے بالمقابل قید ہی نہ ہو۔ جب تھوڑی قید کے مقابلہ میں قید نہ ہونا بھی اسی طرح اچھا ہے۔ جس طرح عمر قید کے بالمقابل تھوڑی قید پاتا تو سوامی صاحب نے جو کچھ اس بارے میں فرمایا اس نے نجات ہی کا صفایا کر دیا۔ اور ہم کہتے ہیں یہ ہونی ہی نہیں چاہیئے۔ پھر سوامی جی دائمی مکتی کے خلاف یہ دلیل دیتے ہیں۔ کہ ایک حالت میں رہنے سے انسان اکتا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی میٹھا ہی کھاتا رہے۔ تو اس سے اکتا جائیگا اور نمکین چیز کھانے کو اس کا جی چاہے گا۔ روحیں چونکہ دائمی مکتی سے اُکتا جاتیں۔ اس لئے ایشور نے کہا۔ کہ انہیں وہاں سے نکال دیا جائے۔ شائد سوامی صاحب نے نجات کو گڑ کا ڈھیلہ سمجھا ہے۔ کہ جس کے کھانے کے بعد نمکین کھانے کی تعلیم دی ہے۔ مگر گیا کوئی ہے۔ جسے آزادی نے تکلیف دی ہو۔ اور وہ جیلخانہ چلا جائے۔ پھر روحیں کیوں خواہ مخواہ قید میں پڑینگی۔ مگر مکتی کا یہ فلسفہ سوامی صاحب نے لکھا ہے۔

قدامت روح و مادہ

اس کو بہترین طریق پر سمجھنے کے لئے میر محمد اسحاق صاحب کی کتاب "قدامت روح و مادہ" ہے۔ میر صاحب موصوف کی یہ کتاب دیکھنے کے لائق ہے۔ اس موقعہ پر اس کتاب سے کچھ اقتباس سنانے کے بعد میر صاحب نے اپنا لیکچر ختم کیا۔

دسمبر کے آخری ایام کے جلسے

اس سال دسمبر کے آخری ایام میں اہل ہند نے اپنے مختلف اقسام کے جلسے کرنے کیلئے کانپور کو منتخب کیا تھا۔ جہاں حسب ذیل کانفرنسیں اور قومی جلسے ہوئے۔

(۱) آل انڈیا کانگرس (۲) خلافت کانفرنس (۳) ہندو مہا سبھا (۴) ہندو دیا پرچارنی سمیلن (۵) راشٹری بھاشا سمیلن (۶) شدھ ادھار کانفرنس (۷) مہتر کانفرنس (۸) لوکل بورڈز کانفرنس (۹) راجپوت دھرم سبھا (۱۰) کانفرنس ہر سین (۱۱) پولیٹیکل قیدی کانفرنس (۱۲) سوراجیہ سبھا (۱۳) آل انڈیا کوی سمیلن (۱۴) سانگیت سمیلن (۱۵) کسان مزدور سمیلن (۱۶) سنٹرل سوراجیہ پارٹی (۱۷) آل انڈیا آریہ سوراجیہ سبھا (۱۸) ڈگمبر جینی سمیلن (۱۹) شلپکار سمیلن (۲۰) کمیونسٹ کانفرنس (۲۱) آریہ یوک سمیلن (۲۲) آل انڈیا بھارتی پستکالیہ سمیلن (۲۳) آل انڈیا دیسی راج پرجا سبھا (۲۴) ہندوستانی سیوادل کانفرنس (۲۵) کھتری کانفرنس (۲۶) سناتن دھرم سمیلن (۲۷) آریہ سماج سمیلن (۲۸) کلوار مہا سبھا (۲۹) چورسیا راجپوت سبھا (۳۰) کورمی کھتری سبھا (۳۱) درنوال ویش سبھا (۳۲) نائی سبھا (۳۳) شدھی سبھا (۳۴) برمی (تمبولی) کانفرنس (۳۵) رومر ویش سبھا (۳۶) برھوادیواد سمیلن (۳۷) ودیارتھی سمیلن (۳۸) پستکالیہ سمیلن (۳۹) پربوک ودیا سمیلن (۴۰) آل انڈیا ویدک سمیلن (۴۱) سکھ دیرم دیوان (۴۲) سودیشی نمائش۔

انہیں سب سے اہم کانگریس اور خلافت کمیٹی کے اجلاس تھے جنمیں بہت کثرت سے لوگ شامل ہوئے۔ اور وہ لوگ شامل ہوئے جنہیں ہندو مسلمانوں کے ذمہ دار اور سرکردہ لیڈر کہا جاتا ہے۔ لیکن دونوں میں ایسے واقعات رونما ہوئے جو اس بات کا ثبوت تھے۔ کہ ہندو مسلمان لیڈروں میں ابھی آپس کے اختلاف پر سنجیدگی اور متانت سے غور کرنے کی قابلیت پیدا نہیں ہوئی۔ اور ان میں قوت برداشت کی بہت کمی ہے۔ کانگریس میں محمود اجمیر کے ڈیلیگیٹوں کو شامل ہونے کی اجازت نہ دی گئی۔ اسپر انہوں نے داخل ہونے کی کوشش کی۔ تو مار پیٹ تک نوبت پہنچی۔ اور اسی کانگرس کے والنٹیر جسکے سٹیج سے بارہا عدم تشدد کے حکم پاس ہوچکے ہیں ڈنڈے لیکر داخل ہونیوالوں کا مقابلہ کرنیکے لئے کھڑے ہو گئے۔

اسیطرح خلافت کمیٹی میں سید حسرت موہانی صاحب نے بحیثیت صدر استقبالیہ کمیٹی جو خطبہ پڑھا اسپر خلافت کمیٹی پر قبضہ یافتہ طبقہ نے اپنے خیالات کے خلاف جھگڑا کھڑا کر دیا۔ اس سے جلسوں میں بہت زیادہ بد مزگی رہی۔ ان کے علاوہ ہندوؤں کی خاص قومی کانفرنسوں میں مسلمانوں کے خلاف بڑے بڑے لیڈروں نے دل کھول کر درشت کلامی سے کام لیا۔ اور ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف ہر طرح کی تیاری کی تاکید کی۔

کانپور کے علاوہ مسلمانوں کے خاص قومی جلسے ان ہی ایام میں علیگڑھ میں منعقد ہوئے وہاں کے متعلق یہ افسوسناک واقعہ شائع ہوا ہے۔ کہ ایجوکیشنل کانفرنس کے پنڈال میں عورتوں کیلئے پردہ دار گیلری بنائی گئی تھی۔ اسے بعض نوتعلیم یافتہ مسلمان مردوں نے اٹھا دیا۔ اور پردہ میں بیٹھ کر سننے کی بجائے کھلم کھلا مردوں کی مجلس میں حصہ لینے لگیں۔

ان تمام جلسوں اور کانفرنسوں کے حالات کا مطالعہ کرنیکے بعد جب جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر نظر کیجاتی ہے۔ جو انہی ایام میں قادیان میں منعقد ہوا۔ تو اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ عام انسانوں کے قائم کردہ جلسوں اور ایک خدا کے برگزیدہ کے مقرر کردہ جلسہ میں کتنا بڑا فرق ہے جو ہر ایک [illegible]

328

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

نئے سال کے لئے چار باتیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ یکم جنوری ۱۹۲۶ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کا شکر

ہے۔ کہ جلسہ سالانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اہم یادگار ہے۔ خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہُوا۔ باوجود ان انتہائی درجہ کی مشکلات کے جن کی وجہ سے ظاہری حالات کے ماتحت اس دفعہ جلسہ کا انعقاد بہت مشکل نظر آتا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اس کی مہربانی اور نوازش سے جماعت کو توفیق ملی کہ نہ صرف جلسہ خیر و خوبی سے اپنی ذات میں ہُوا۔ بلکہ جیسا کہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ جلسہ کے اخراجات کا بھی ایسا بوجھ نہیں پڑیگا۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں میں پڑا کرتا تھا؛

اب

نیا سال

شروع ہوا ہے۔ اور شروع بھی ایک نہایت مبارک دن سے ہوا ہے یعنی ایسے دن سے شروع ہوا ہے۔ جسمیں ایک گھڑی ایسی آتی ہے جبکہ دعائیں خصوصیت سے قبول ہوتی ہیں۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا موقعہ دیا ہے۔ کہ ہم اس سال کو ایسی کوشش اور ایسی دعا کے ساتھ شروع کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی ابتدا کو۔ اس کے درمیان کو اور اس کے انتہا کو ہمارے لئے مبارک کرے (آمین کی گونج)

میں چاہتا تھا۔ کہ آج میں اپنی جماعت کو بعض نصائح اس کے کاموں کے متعلق کروں۔ اور اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاؤں۔ لیکن چونکہ جمعہ کا دن جلسہ کے اتنا قریب آیا ہے۔ اور جلسہ میں کام کرنے کا اثر میری صحت اور گلہ پر بہت پڑا ہے۔ اس لئے میں مفصل تقریر نہیں کر سکتا۔ اور اختصار کے ساتھ بعض باتیں بیان کرتا ہوں؛

سب سے پہلے تو میں

تبلیغ

کو لیتا ہوں۔ اس کے بغیر ہمیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہماری جماعت اسوقت اتنی قلیل ہے۔ کہ دنیا کی ذمہ داریوں کا جو بوجھ اس کے سر پر ہے۔ اسے اٹھا نہیں سکتی۔ چاروں طرف سے آوازیں آرہی ہیں کہ خدا کے رسول کا پیغام ہم تک پہنچایا جائے۔ لیکن ہمارے پاس ان سب کے پاس جانے اور انہیں پیغام پہنچانے کے ذرائع نہیں ہیں۔ اور اسکی بظاہر ایک ہی صورت نظر آتی ہے کہ

ہندوستان میں ہماری تبلیغ

وسیع ہو۔ جب تک ہندوستان میں تبلیغ کا حلقہ وسیع نہ ہوگا اور خصوصاً پنجاب میں۔ اسوقت تک ہم وہ بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں ہو سکیں گے۔ جس کا اٹھانا ہمارا فرض ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس سال

جلسہ پر بیعت

پہلے سالوں کی نسبت زیادہ ہوئی ہے۔ تین سو کے قریب مردوں نے اور ساڑھے تین سو کے قریب مستورات نے بیعت کی ہے۔ پچھلے سالوں میں پانسو تک تعداد پہنچی تھی۔ اس سال چھ سو سے بھی زیادہ تعداد نے بیعت کی ہے۔ پھر تعداد کے زیادہ ہونے کے علاوہ اس سال ایک اور بھی خصوصیت ہے۔ اور وہ یہ کہ بیعت کرنیوالوں میں بالعموم ایسا طبقہ تھا۔ جو اپنے اپنے حلقہ میں اثر اور رسوخ رکھنے والا ہو۔ گویا اس سال کمیت کے لحاظ سے بھی اور کیفیت کے لحاظ سے بھی بیعت کرنیوالوں کو خاص خصوصیت حاصل تھی۔ تعلیمیافتہ اور بارسوخ طبقہ نے پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ بیعت کی۔ پھر ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ ایسے علاقوں کے لوگوں نے بیعت کی ہے جہاں اسوقت تک ہماری جماعت نہ تھی۔ اور بیس بائیس سال سے ہم وہاں کوشش کر رہے تھے۔ اس دفعہ خدا کے فضل سے تین چار ایسے علاقوں کے لوگوں نے بیعت کی ہے جو احمدیت کی مخالفت کے گڑھ تھے۔ پھر جلسہ پر ملاقات کے دوران میں احباب سے معلوم ہوا ہے کہ عام طور پر اس تبلیغی پروگرام کے نتیجہ میں جو پچھلے سال سے شروع کیا گیا ہے ایسے علاقوں میں بھی

زندگی کے آثار

پیدا ہو گئے۔ جہاں اس سے پہلے بالکل خموشی تھی۔ ان علاقوں میں کثرت سے لوگ احمدیت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ تبلیغ کا پروگرام ایسا نہیں جسے ایک سال کے بعد ترک کر دیا جائے۔ اور یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ اب کام ہو چکا۔ کیونکہ تبلیغ ایک جنگ ہے۔ اور جنگ بھی روحانی جنگ۔ اور روحانی جنگیں لمبی ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے میں سب سے پہلے

تبلیغی پروگرام

کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور دوستوں سے امید رکھتا ہوں کہ انہیں سے جنھوں نے پہلے اس طرف توجہ نہیں کی وہ اب کرینگے۔ اور جنھوں نے پہلے توجہ کی ہے۔ وہ اس میں اور زیادتی کرینگے۔

میں نے پہلے بھی اپنی جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی اور اب بھی دلاتا ہوں کہ تبلیغ لیکچروں اور مباحثوں سے نہیں ہوا کرتی۔ ان سے لوگوں میں جوش تو پیدا کیا جا سکتا ہے۔ مگر احمدیت قبول نہیں کرائی جا سکتی۔ یہ کام افراد سے ملنے اور گفتگو کرنے سے ہی ہو سکتا ہے جن جماعتوں نے گذشتہ سال اس پہلو پر زور نہیں دیا۔ بلکہ یہاں سے مبلغ منگا کر لیکچر دلانے یا خود لیکچر دینے پر زور دیا ہے۔ انہیں ترقی نہیں ہوئی۔ اور اگر ہوئی ہے تو بہت کم۔ لیکن جنھوں نے اس بات کو سمجھ لیا ہے کہ تبلیغ افراد سے ملنے اور گفتگو کرنے سے ہو سکتی ہے انہوں نے خاص طور پر ترقی کی ہے بعض جگہ تو جماعتیں پہلے کی نسبت دگنی تعداد میں ہو گئی ہیں اور بعض جگہ اس سے بھی زیادہ ترقی ہوئی ہے۔ اصل بات یہ ہے جیسا کہ ایام جلسہ میں ملاقات کرنیوالے اصحاب کو بھی میں نے سمجھایا کہ

بعض بیماریوں کے علاج

ایک تو ٹوٹکے ہوتے ہیں جو عورتوں کو بھی یاد ہوتے ہیں لیکچر اسکے مشابہ ہوتا ہے جس طرح ٹوٹکہ اگر مطابق آجائے۔ تو فائدہ ہو جاتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ اسی طرح لیکچر ہوتا ہے۔ اگر اسمیں کوئی ایسی بات بیان ہو گئی جو سننے والے کے کسی شک و شبہ کے لئے مفید ہوئی تو اُسے فائدہ پہنچ گیا۔ ورنہ وہ کورے کا کورا رہا۔ لیکن

افراد کی تبلیغ

ایسی ہوتی ہے جیسی طبیب یا ڈاکٹر کا علاج۔ ڈاکٹر بیمار کو دیکھتا ہے کہ اسے کیسا بخار ہے کیسا نزلہ ہے۔ اور پھر جس قسم کی بیماری ہوتی ہے اس کے مطابق علاج کرتا ہے۔ اسی طرح انفرادی تبلیغ کرنیوالا دیکھتا ہے کہ کس قسم کے شکوک اور شبہات کسی شخص کے دل میں ہیں۔ اور پھر ان کے دُور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک لیکچرار یا واعظ کھڑا ہو کر لیکچر دیتا ہے۔ اور اپنے لیکچر میں انی متوفیک الخ کی آیت پر بہت زور دیتا ہے لیکن سامعین کے دل میں وما قتلوہ الخ کی آیت کھٹکتی ہے۔ مولویوں نے اس کے متعلق شبہات ڈالے ہوتے ہیں تو انہیں لیکچرار کے سارا زور صرف کر دینے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ لیکن اگر افراد کو تبلیغ کی جائیگی تو گفتگو میں جس شخص کے دل میں جو اعتراض ہو گا وہ اسے پیش کر کے کہے گا کہ اس کا جواب دو۔ اور مجھے یہ بات سمجھاؤ۔ اس طرح انہیں اسکے سمجھنے اور ہدایت پانے کا زیادہ موقعہ ہوگا؛

پس لیکچر کی مثال اس ٹوٹکہ کی سی ہوتی ہے جو عورتوں کو بھی یاد ہوتا ہے۔ اور جس سے کسی کو فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ مگر بہتوں کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ اور افراد کو تبلیغ کرنا ڈاکٹری علاج کی طرح ہوتا ہے۔ ڈاکٹر بھی پیٹنٹ دوائیاں پاس رکھتے ہیں اور جب ضرورت ہو۔ انہیں استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح بے شک افراد کی تبلیغ میں ایسی باتیں بھی استعمال کی جائیں جو ٹوٹکے کے طور پر ہوں لیکن

اصل طریق تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی ہے کہ افراد سے ملکران کے شکوک اور شبہات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ پس تمام احمدی جماعتوں کو چاہیئے کہ ان کا ہر ایک فرد ایک ایک دو دو آدمیوں کو مد نظر رکھکر ان کو تبلیغ کرے۔ اگر اس پر پورے طریق سے عمل کیا جائے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک سال میں جماعت دگنی ہو سکتی ہے۔ اور کئی جگہ ہو بھی گئی ہے ؛

دوسری بات

جس کی طرف میں احباب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس سال خاص طور پر مد نظر رکھیں۔ وہ

جماعت کی تربیت

ہے۔ جماعت خدا کے فضل سے اب اتنی ترقی کر گئی ہے کہ تربیت کی ضرورت خاص طور پر محسوس ہو رہی ہے۔ اس پہلو میں ایک معاملہ خاص توجہ کا مستحق ہے۔ اور وہ آپس کے جھگڑوں کا معاملہ ہے۔ کثرت جماعت کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ حقوق ٹکرا جاتے اور اس طرح مختلف پارٹیاں بننی شروع ہو جاتی ہیں پچھلے سال میں نے سیالکوٹ کے احمدیوں کو توجہ دلائی تھی۔ اور اب سب کو کہتا ہوں۔ کہ جب کوئی لڑائی جھگڑا پیدا ہو جائے تو پھر کسی کو جج مقرر کرنا اتنا مفید نہیں ہو سکتا۔ جتنا پہلے سے مقرر کرنے سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ہر جگہ کی جماعتیں اس بارے میں انتظام کریں۔ جہاں بڑی جماعتیں ہوں وہاں ۵۔ ۷ آدمیوں کی اور جہاں چھوٹی ہوں۔ وہاں تین چار کی

پنچایت

بنائی جائے۔ اور ساری جماعت یہ طے کرے کہ کسی جھگڑے میں پنچایت جو فیصلہ کریگی اسے منظور کیا جائیگا۔ پھر جب کوئی جھگڑا ہو۔ تو اس پنچایت میں پیش کیا جائے۔ اور فریقین اقرار کریں کہ ہم اس کا فیصلہ مانیں گے۔ اور دوسرے لوگ یہ اعلان کریں کہ جو فیصلہ پنچایت کریگی۔ ہم اس کی تائید کریں گے ؛

اس بارے میں تفاصیل میں بعد میں شائع کرونگا۔ مگر جلد سے جلد ہر جگہ پنچایت ضرور قائم ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ فتنہ و فساد کے دروازے بند ہو جائیں ؛

تیسری بات

جو اس سال مد نظر رکھنی ضروری ہے وہ جماعت کی مالی حالت ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ کوئی نیا کام اسوقت تک نہ شروع کیا جائیگا۔ جب تک مالی حالت قابل اطمینان نہ ہو جائے۔ مگر موجودہ حالت اس حد تک پہنچی ہوئی ہے کہ جو کام ہو رہے ہیں ان میں بھی روکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس کیلئے ایک صورت تو میں نے یہ بتائی تھی کہ جب تک مالی مشکلات دور نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک

ہر سال ۴ فیصدی چندہ خاص

ادا کیا جائے۔ اس کے علاوہ دو اور ذرائع بھی ایسے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے مالی حالت درست ہو سکتی ہے۔ انہیں سے ایک تو یہ ہے کہ جو نادہند ہیں یا پوری شرح سے چندہ نہیں دیتے ان سے پورا چندہ وصول کیا جائے۔ اس طریق سے موجودہ حالت میں جس قدر زائد آمدنی کی ضرورت ہے۔ اس کا ۵۰ فی صدی اس طرح وصول ہو سکتا ہے۔ مثلاً ۴ ہزار کی ضرورت ہے۔ تو کم از کم ۲۰ ہزار اس طرح وصول ہو سکتے ہیں۔ پس احباب اس بات کی کوشش کریں کہ اپنے اپنے مقامات میں جو لوگ چندہ دینے میں سست ہیں۔ ان سے باقاعدہ وصول کریں۔ اور جو مقررہ شرح سے کم چندہ دیتے ہیں۔ ان سے

پوری شرح پر چندہ

لیا جائے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ وصیت کرنے پر زور دیا جائے۔ اگر دو ہزار نئے موصی ہو جائیں۔ تو پھر بقیہ ۲۰ ہزار اس طرح پورا ہو سکتا ہے۔ اور اگلے سال چندہ خاص کی ضرورت نہیں پیش آئیگی پھر اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ وصیت کرنے والے زر وصیت ادا کرنے کو بوجھ نہیں سمجھیں گے۔ وہ وصیت کر کے خدا کے انعام کے مستحق بنتے ہیں۔ اس لئے وہ شکایت نہیں کرینگے۔ پس اگر وصایا پر زور دیا جائے۔ تو یہ احساس اور بلا وجہ احساس جو کچھ لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ ہم پر بہت بوجھ پڑ گیا ہے۔ دور ہو سکتا ہے۔ اس وقت قلیل حصہ جماعت کا ایسا ہے جو

وصیت کے معیار کے مطابق

ماہوار چندہ دیتے ہیں۔ اور کثیر نہیں دیتے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس معیار کو ادنیٰ معیار قرار دیتے اور فرماتے ہیں۔ جو وصیت نہیں کرتا اس میں ڈر ہے کہ نفاق کی رگ ہو۔ اب اگر جماعت کا وہ حصہ جو وصیت کے مقرر کردہ ادنیٰ معیار یعنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ سے بھی کم چندہ دیتا اور پھر شور مچاتا ہے کہ بڑا بوجھ پڑ گیا۔ اسے غور کرنا چاہیئے کہ وہ نفاق کی رگ کو دور کرنے میں کس طرح کامیاب ہو سکیگا۔ اگر وصیت پر زور دیا جائے۔ تو وہ لوگ جو اب سمجھتے ہیں کہ ان سے زور کے ساتھ چندہ لیا جاتا ہے موجودہ شرح سے زیادہ چندہ دینگے۔ اور اپنی خوشی سے دینگے۔ کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ ہم وصیت میں دیتے ہیں۔ اس طرح ان کے

نقطۂ نگاہ میں تبدیلی

ہو جائیگی اور نقطۂ نگاہ کی تبدیلی سے بہت بڑا تغیر ہو جایا کرتا ہے۔ اسطرح کم از کم ایک لاکھ آمدنی زیادہ ہو سکتی ہے پھر میں نے بتایا ہے۔ مالی بوجھ جماعت کی زیادتی سے بھی دور ہو گا۔ اس لئے تبلیغ میں خاص کوشش کرنی چاہیئے۔

چوتھی بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی فروخت کیلئے خصوصیت سے کوشش کی جائے یا اس بات کو اور وسیع کر کے کہتا ہوں کہ

سلسلہ کا لٹریچر

فروخت کیا جائے۔ دیکھو آریہ ہر سال ہزار ہا کی تعداد میں ستیارتھ پرکاش اور دوسری کتابیں فروخت کرتے اور عیسائی لاکھوں کی تعداد میں انجیل وغیرہ بیچتے ہیں ہم نے اس بارے میں گذشتہ سال کے آخری مہینہ میں تجربہ کیا ہو خوش کن ثابت ہوا ہے۔ ہم نے لاہور ایک آدمی مقرر کیا جس نے بڑے بڑے با رسوخ لوگوں۔ ججوں۔ بیرسٹروں۔ وکیلوں رئیسوں میں کئی سو کی کتابیں فروخت کی ہیں ایسے ہم کتب کی فروخت نہیں کہتے بلکہ یہ خالص تبلیغ ہے اور یہ طریق تبلیغ بہت زیادہ مفید ہے کیونکہ جو لوگ کتابیں مول لیتے ہیں وہ پڑھتے بھی ہیں۔ پس دوست ہر جگہ بک ڈپو قائم کر کے کتابیں فروخت کرنے کی کوشش کریں تو ہر سال ہزاروں روپیہ کی کتابیں فروخت ہو سکتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تبلیغ میں بھی بہت کامیابی ہو گی۔ ایک تو آمدنی بڑھے گی۔ اور دوسرے تبلیغ مفت میں ہو جائیگی۔ اور لوگوں کو ہمارے سلسلہ کی کتابیں خریدنے کی عادت ہو گی۔ لوگ آریوں اور عیسائیوں کی کتابیں اس لئے خریدتے ہیں کہ وہ مفت نہیں دیتے ہم چونکہ مفت دیتے رہے ہیں۔ اس لئے لوگوں کو قیمتاً خریدنے کی عادت نہیں۔ اب اگر فروخت کرینگے تو انہیں عادت ہو گی اور عادت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ دیکھو پہلے غیر احمدی ہمارے جلسہ پر بہت کم آتے تھے۔ مگر اب کم از کم ہزار کے قریب معززین آتے ہیں۔ اسی طرح کتابوں کے متعلق ہو گا۔ اگر پانچ سال متواتر اس کے لئے کوشش کی جائے۔ تو پچاس ساٹھ ہزار بلکہ لاکھ تک سالانہ بکری ہو جانا بھی مشکل نہیں۔ اس طرح سلسلہ کو مالی فائدہ بھی ہو گا۔ اور ہزاروں آدمی احمدی بھی ہونگے۔

یہ چار باتیں

پیش کر کے میں امید رکھتا ہوں کہ ان کے لئے خاص کوشش کرتے ہوئے احباب دوسرے کاموں پر بھی زور دینگے تاکہ خدا کے فضل کے ماتحت نیک نتائج پیدا ہوں۔ جماعت کی زیادتی ہو۔ اخلاقی اور مالی حالت کی درستی ہو۔ تبلیغ کے لئے نئے میدان حاصل ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی ذمہ داریاں سمجھیں۔ ہم میں سے جو کمزور ہیں۔ ان کی کمزوریاں دور ہوں۔ اور جو مضبوط ہیں ان کی مضبوطی میں زیادتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری جن میں نہیں۔ ان میں پیدا ہو۔ اور جنمیں ہے۔ ان میں اور بھی زیادہ ہو۔

آمین ؛

329
Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپ نوٹ

(ترجمہ از ریویو آف ریلیجنز انگریزی ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء)

(ایڈیٹر)

سیریا میں احمدیت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کے ایفاء میں جو حضور نے سال گذشتہ میں خاک سیریا کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف اندوز فرماتے وقت کیا تھا۔ اس ملک میں ایک باقاعدہ احمدیہ مشن قائم کر دیا گیا ہے۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ ایچ اے دمشق میں پہنچ گئے ہیں۔ جنگ فرنگ سے قبل سید صاحب ایک عرصہ تک اس تاریخی شہر کے ایک بہت بڑے کالج کے کامیاب پروفیسر رہ چکے ہیں۔ مولوی جلال الدین صاحب بھی خدا کے فضل سے باوجود نوعمر ہونے کے زبان عربی۔ فقہ اسلام اور عام اسلامی تعلیم میں پوری واقفیت رکھتے ہیں۔ آپ کی قابلیت سے یہ توقع بے جا نہیں۔ کہ انشاءاللہ تعالےٰ آپ اسلام کے ایک اچھے خادم ثابت ہونگے۔ اہالیان سیریا اور وہاں کے پریس نے اسلام کے ان دونوں فداکاروں کا تہ دل سے خیر مقدم کیا ہے۔ اور لوگ شوق سے ان کی باتوں کو سنتے ہیں۔ یہ صرف خدا ہی کا فضل ہے۔ کہ لوگوں کی عام توجہ کے اس طرف مبذول ہو جانے کے سبب ان حضرات کا کام شروع ہی میں بہت بڑھ گیا ہے*

سید صاحب اور مولوی صاحب کے میدان اعلائے کلمۃ اللہ میں اترنے کے سبب "اے آمدنت باعث آبادیٔ ما" کہتے ہوئے ہم ایک خوشی بھرے دل کے ساتھ اس بات کا بھی اعلان کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے ان کی چند ہفتوں کی محنت کو بھی سرسبز و شاداب کر دیا۔ اور سیریا کی چار سعید روحیں حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو گئیں۔ خدا کرے کہ جماعت کی تعداد میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی ہو۔ اللّٰھم زد فزد*

رسالہ "ریویو آف ریویوز" اور اخبار "سٹار" کا کارٹون

چند ماہ ہوئے۔ لنڈن کے اخبار سٹار نے ایک ایسا کارٹون بنا کر جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک آمیز تصویر دکھائی گئی تھی۔ مسلمانان عالم کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچایا تھا اس پر جب ہم نے اخبار مذکور کو اس امر سے آگاہ کیا۔ کہ آپ کے کارٹون سے مسلمانوں کی سخت دلآزاری ہوئی ہے۔ تو اس نے اس کے متعلق اظہار افسوس کر کے ہمیں شکر گذاری کا موقع دیا۔ مگر اب یہ دیکھ کر کہ "ریویو آف ریویوز" جیسے مشہور اور کثیر الاشاعت رسالہ نے بھی باوجود اس بات سے واقف ہونیکے کہ اس سے ہماری دلآزاری ہوئی اس کارٹون کو پھر چھاپ دیا ہے اور ان بیشمار مسلمانوں کے احساسات کے متعلق ایک ناگوار عدم توجگی کا اظہار کیا ہے۔ جو اس کے پڑھنے والے ہیں۔ اس سے ہمارا دل پاش پاش ہو گیا*

کیا "ریویو آف ریویوز" مہربانی کر کے اس ناقابل برداشت پر اشتعال ہتک کی جو اس نے اس کارٹون کو چھاپکر مسلمانوں کے احساسات ملی کی کی ہے کوئی تدبیر چارہ سازی سوچے گا اور سٹار کی طرح اس پر اظہار تاسف بلکہ مسلمانوں سے معذرت کرنے کی کوشش کرے گا*

ٹرکی کا دور جدید

"دی ڈیلی اکسپریس" کے نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ کا بیان ہے کہ انیبولی کے مقام پر مصطفےٰ کمال پاشا نے ایک تقریر کے دوران میں کہا:۔

"جب میں وہاں سے گذرا تو میں نے دیکھا۔ کہ عورتوں کے چہرے سربند یا نقاب سے ڈھکے ہوئے تھے۔ اور جب کوئی مرد ان کے پاس سے گذرتا تو وہ جھینپ کر ایک طرف ہو جاتی تھیں۔ یہ کیسے اطوار ہیں؟ وہ وقت لد گئے۔ جب اس قسم کی باتوں کی ترویج کی ضرورت تھی۔ اب تو ان سب فضولیات کو یکسر بند کر دینا چاہیئے۔ اور ہمیں دوسری مہذب اقوام کے طور و طریق کو اختیار کر کے ان ہی جیسا بن جانا چاہیئے"

اسی پر بس نہیں۔ بلکہ اس بات کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ انگورہ کی نیشنل اسمبلی کے موقعہ پر بعض ایسے قوانین بھی جو اسلام کے بعض بنیادی مسائل کو معرض استرداد میں ڈالدینگے پیش کئے جانے والے ہیں۔ مثلاً کثرت ازدواج اور زنانہ و مردانہ لباسوں پر ناروا قیود و پابندیاں*

کیا مغرب کی یہ کورانہ تقلید حریت و آزادی کے اس خیال کے مطابق ہے۔ جو آج کل ترکوں کی سیاسی زندگی کا روح رواں ہے۔ کیا یہ اس آزادی کا آئینہ ہے۔ جس کے لئے ٹرکی اپنے تمام دل اور اپنی تمام طاقت سے سرگرم جد و جہد ہے۔ آہ یہ آزادی نہیں یہ خلیع الرسنی ہے۔ یہ حریت نہیں یہ تباہی کی بنیاد ہے ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی * کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

پردہ نسوان فطرت انسانی کے مطابق ہے

اسلام نے طبقہ اناث کو خاص عزت دے رکھی ہے۔ وہ ان کے متعلق یہ نہیں کہتا۔ کہ عورتیں شیطان کا دروازہ ہیں۔ اور نہ ہی ان کے متعلق یہ کہتا ہے۔ کہ وہ ایک لاینفک بدی اور خوبصورت بلا ہیں۔ مگر باایں ہمہ وہ ان کو اتنا بھی کھلا نہیں چھوڑ دیتا۔ کہ وہ بے حجابانہ ہر آئند و روند سے خلا ملا کرتی پھریں*

جیسا کہ ثابت ہے۔ اسلام عین فطرت انسانی کے مطابق ہے خواہ کتنا ہی کوئی حرف گیری کرے۔ مگر پھر بھی اس کی تعلیم ایسی بے پردگی اور بے شرمی سے بڑے زور کے ساتھ روکتی ہے۔ جو ہونی ہولی کو ہیجان میں لانے والی ہے۔ پاپائے روم نے بھی ان دنوں زمانہ حال کے اس غیر شریفانہ لباس کے برخلاف ایک جنگ کی طرح ڈالی ہے۔ جو باوجود لباس کہلانے کے پھر بھی لباس نہیں اور ستر نہیں ڈھانکتا۔ ایسا ہی لیڈی نیل کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے بھی چوتھی اینوال فیشن ایگزبشن کی افتتاحی رسم ادا کرتے ہوئے جو ہائڈ پارک میں منعقد ہوئی یہ کہا:۔

"میں نے سنا ہے۔ کہ ایک آدمی نے یہ کہا ہے۔ کہ اگر عورتوں کے لباس کا کنارا ایک انچ بھی اور کم ہو گیا۔ تو میں دنیا سے منہ موڑ کر کسی جنگل میں جا رہوں گا۔ اور بطور مقاطعہ تارک الدنیا ہو کر راہبانہ زندگی بسر کروں گا" فی الواقع یہ فقرہ ایک عظیم الشان فقرہ ہے"

اسلام کی بھی یہی تعلیم ہے۔ کہ سوائے اشد مجبوری کے عورتیں ہرگز اپنے جسموں اور زیوروں کو ننگا نہ کریں۔ ان کے لئے یہ از بس ضروری ہے۔ کہ وہ سینوں کو ڈھانپ کر رکھیں۔ اور پورے پردہ سے غافل نہ ہوں*

مبتلائے آلام اہل دمشق کی طرف سے شکریہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الفضل و دیگر برادران اہل اسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد دمشق اور اس کے گرد و نواح کے ان ستم رسیدہ اور فلاکت زدہ بھائیوں کے لئے جو ان ایام میں اپنے گھروں سے بے گھر ہو گئے۔ ہاں وہ ہمارے عزیز بھائی جو کل بستر راحت پر چین کی نیند سوتے تھے۔ اور اپنے گھروں میں بال بچوں سمیت خوشی کے ساتھ زندگی گذارا کرتے تھے۔ آج بے در پھر رہے ہیں ان سردی کے ایام میں جن کا فرش زمین اور چھت آسمان ہے۔ اور اوڑھنے کے لئے کوئی کپڑا نہیں آپ حضرات نے جو غیرت دکھائی ہے۔ اور اپنے احساسات کا اظہار فرمایا ہے۔ اور انکی مصیبت کو اپنی مصیبت جان کر انکے ساتھ عملی رنگ میں مواسات و ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور ان کی اعانت و امداد کیلئے مساعی جمیلہ کی ہیں۔ ممبران انجمن جمعیۃ الاسعاف الخیری جسکی غرض دمشق اور اسکے گرد و نواح کے مصیبت زدہ بھائیوں کی ہر ممکن طریق سے مدد کرنا اور ان کے لئے اسباب راحت مہیا کرنا ہے۔ تمام اہالیان دمشق کی طرف سے آپ اور تمام برادران اہل ہند کے سامنے جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے تہ دل سے ہدیہ تشکر و امتنان پیش..

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کی مرکزی لائبریری کے متعلق تحریک

گذشتہ مجلس مشاورت میں سلسلہ کی دو عمارتوں کے بنانے کا سوال پیش ہوا تھا۔ ایک گیسٹ ہوس۔ دوسرے قادیان کی مرکزی لائبریری کی عمارت۔ اور دونوں کے متعلق یہ تجویز منظور ہوئی تھی۔ کہ دس دس ہزار روپیہ بطور حصص کے جمع کیا جائے۔ اور جب تک حصص کا روپیہ انجمن واپس نہ کرے۔ حصہ داران کو ان کا کرایہ ملتا رہے ۔

اس وقت لائبریری کے لئے کوئی موزون مکان موجود نہیں۔ اور کتب خانہ کی الماریاں بوجہ دقت مکان چار مختلف مکانات میں منتشر طور پر رکھی ہوئی ہیں۔ جس سے لائبریری کے انتظام میں بہت ہرج واقع ہو رہا ہے۔ اور اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ لائبریری کے لئے مستقل عمارت بنوائی جائے۔ میں یہاں ناظرین کی توجہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ العزیز کے ان کلمات طیبات کی طرف منعطف کرتا ہوں جو حضور نے ضرورت مکان لائبریری کے متعلق مجلس مشاورت کے موقعہ پر بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا:۔

"میرے نزدیک یہ سوال دکہ لائبریری کے لئے ایک مکان کی ضرورت ہے) گیسٹ ہوس سے بھی زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اس وقت ہمارے پاس کتابوں کا ذخیرہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے۔ جن میں سے بعض پندرہ پندرہ ہزار کو بھی نہیں مل سکتیں۔ حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ نے بعض کتابیں آدمی بھیجکر کئی کئی سال محنت کرا کے دیگر ممالک سے منگوائی ہیں۔ جن میں سے بعض ضائع ہو چکی ہیں۔ اگر یہ کام ہو جائے۔ تو اس میں شامل ہونے والوں کو نہ صرف تجارتی لحاظ سے روپیہ ملے گا۔ بلکہ ثواب بھی ہوگا"۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ العزیز کے مندرجہ الفاظ کے بعد مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ بڑھاؤں۔ اس کار خیر کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لئے یہی الفاظ کافی ہیں۔ لوگ دوسرے کاروبار میں اپنا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اور صرف مالی نفع حاصل کرتے ہیں۔ یہاں مالی نفع کے علاوہ ایک بیش بہا دینی خدمت بھی ہے۔ پس جو احباب ایک ہی وقت میں دونو رنگ کا فائدہ حاصل کرنا چاہیں وہ اٹھیں اور اس کار خیر میں شریک ہوں۔ اگر کوئی دوست ایسے صاحب استطاعت ہوں۔ جو اکیلے اس کام کو سرانجام دے سکیں۔ تو وہ اپنے نام نامی سے دفتر ہذا کو اطلاع بخشیں۔ ورنہ چند احباب ملکر اس کام کو سرانجام دے کر تجارتی نفع کے علاوہ خدا تعالےٰ سے بھی اجر عظیم حاصل کریں۔ اگر دس آدمی ایک ایک ہزار روپیہ کا حصہ ڈالیں۔ تو یہ کام خدا تعالےٰ کے فضل سے آسانی سے ہو سکتا ہے۔ ذی استطاعت احباب کو چاہیئے۔ کہ اس موقعہ کو جو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔ ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

حضور نے فرمایا۔

"خرچ کی صورت یہ ہونی چاہیئے۔ کہ زمین انجمن کی ہو۔ اور خرچ بھی مشترکہ ہو۔ پھر اس خرچ کے مطابق حصہ رسدی سے جو منافع انجمن کو ملے۔ وہ لے اور جو دوسرے حصہ داروں کے حصہ میں آئے۔ وہ لیں۔ اس وقت ہم کسی رقم کے متعلق کوئی کرایہ مقرر نہیں کرتے"۔

کرایہ کی تعیین اس لئے نہیں کی گئی۔ تا سود کا رنگ پیدا نہ ہو جائے۔ مگر احباب کی اطلاع کے لئے یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ قادیان میں قصبہ کے اندر ایک ہزار روپیہ کا مکان چار یا پانچ روپیہ ماہوار کرایہ پر چڑھ سکتا ہے۔ امید ہے۔ کہ ذی استطاعت احباب اس تحریک کی طرف توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے ۔

(خاکسار شیر علی عفی عنہ۔ ناظر تالیف و تصنیف۔ قادیان)

زمانہ مسیح موعودؑ کی تین باتیں

(۱) غالباً ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت صاحب صبح کے ۸ بجے سیر کو تشریف لے گئے۔ ہزارہا مخلصین بھی ہمراہ ہوگئے۔ اور مسجد نور کی جانب ریتلی زمین ہونے کے سبب اس قدر گرد اڑی کہ سیر کو جانا ملتوی کیا گیا۔ اور درخت بڑ کے نیچے حضرت صاحب کھڑے رہے۔ اور مخلصین نے یکے بعد دیگرے مصافحہ کرنا شروع کیا۔ اسی دوران میں مفتی محمد صادق صاحب و مولوی محمد علی صاحب و خواجہ کمال الدین صاحب اور دو ایک اور آدمی جن سے میں ناواقف تھا بشکل حلقہ کھڑے ہو کر باہمی گفتگو کرنے لگے۔ یہ خادم بھی ان میں شامل تھا۔ سلسلہ کے اکثر امور پر معمولی باتیں ہوتی رہیں۔ ایک صاحب نے جن کا نام ذہن میں نہیں رہا کہا کہ دیکھو لوگوں کی کیا مت ماری گئی ہے۔ حضرت صاحب سیر کو تشریف لے جا رہے ہیں اور لوگ خواہ مخواہ ساتھ ہو جاتے ہیں۔ اس پر مفتی محمد صادق صاحب نے فرمایا۔ لوگ بھی کیا کریں مجبور ہیں۔ انہوں نے ۱۳ سو سال کے بعد نبی دیکھا ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب و مولوی محمد علی صاحب یا دیگر کسی بھائی مشمولہ حلقہ نے نہ کہا۔ کہ حضرت صاحب نے تو نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ آپ حضرت صاحب کو نبی کیسے کہتے ہیں۔ گویا خاموشی اثبات کی بیّن دلیل تھی۔ کہ خواجہ کمال الدین صاحب و مولوی محمد علی صاحب وغیرہ حضرت صاحب کی حیات میں آپ کو نبی سمجھتے تھے۔ اور اعتقاد میں تغیر مصلحتاً بعد میں ہوا ۔

(۲) ۱۹۰۶ء کے سالانہ جلسہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد اقصےٰ میں تقریر فرمائی۔ دوران تقریر میں ایک پاؤ لفظ پر بزبان پنجابی فرمایا۔ کہ وڈے وڈے شہراں وچ جا کے دیکھو۔ لوک نسے نسے پھر دے ہیں۔ کسی دا ڈھڈ پھڑ کے پچھو کتھے جاناں ایں تے ایہی پتہ لگو کہ دنیا دے کم۔ پھر ہندوستانی زبان میں فرمایا۔ کہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا داری بہت بڑھ گئی ہے۔ دین کا کسی کو فکر نہیں ۔

(۳) پھر اسی تقریر میں فرمایا۔ چور اور زانی کیسے مذموم پیشہ کے لوگ ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کے ساتھ بھی سچا دوستانہ ڈالے۔ تو کم از کم چور اپنے دوست کے ہاں چوری نہ کرے گا۔ اور زانی زنا سے اپنے دوست کے گھر سے باز رہے گا۔ جب چور اور زانی سے بھی بوجہ سچے اخلاص اور دوستانہ کے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ تو کیا خدا ان سے بھی گیا گذرا ہے۔ کہ اس کے ساتھ سچے تعلق سے کوئی فائدہ نہ پہنچے۔ مگر افسوس کہ لوگ خدا سے تعلق پیدا نہیں کرتے۔ اگر تعلق پیدا کریں تو بہت بڑے فوائد پہنچ سکتے ہیں ۔

خاکسار محمد افضل سابق سب انسپکٹر۔ گورنمنٹ پٹیالہ
حال سوداگر چاؤڑی گنج دہلی

جلسہ سالانہ پر چندہ الفضل نہ دینے والے

احباب نوٹ کر لیں۔ کہ چونکہ اکثر اصحاب نے خلاف توقع جلسہ سالانہ کے موقعہ پر چندہ الفضل جمع نہیں کرایا۔ حالانکہ ان کی قیمت الفضل ۱۵ دسمبر یا ۳۱ دسمبر تک ختم ہو چکی ہے۔ اسلئے ان تمام دوستوں کے نام جن کا چندہ الفضل ۱۵ دسمبر سے لیکر ۳۱ جنوری تک کسی تاریخ کو ختم ہو چکا ہے۔ یا ہونے والا ہے۔ ان کے نام ۱۵ جنوری کا الفضل وی پی ہوگا۔ مہربانی فرما کر وی پی وصول کر لیں۔ اور واپس انکاری کر کے نقصان نہ پہنچائیں۔ احباب نے یہ شکوہ تو کیا۔ کہ الفضل کیوں ہفتہ میں دو بار کر دیا گیا۔ مگر عملی مدد کی یہ صورت رہی۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر باوجود چار ہزار اشتہار شائع کرنے اور حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد بر موقعہ مجلس مشاورت یاد دلانے کے صرف ۲۲ نئے خریدار ہوئے۔ خریداروں کی یہ رفتار رہی۔ تو ہفتہ میں دو بار بھی چلانا مشکل ہو جائے گا۔ احباب مہربانی فرما کر توسیع اشاعت میں توجہ دیں۔ اور جو خریدار ہیں۔ وہ وی پی واپس کر کے خریداروں کی تعداد اور بھی گھٹانے کا موجب نہ بنیں ۔

(مینیجر الفضل قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

مشہدی تحفے

معزز حضرات ہم نے یہاں اعلےٰ قسم کا مال مثلاً۔ لنگیاں و قناویز اور رومال وغیرہ کا بندوبست کیا ہے۔ مال خدا کے فضل سے نہایت اعلےٰ اور دیانتداری سے روانہ کیا جاوے گا۔ نرخ لنگی عہ ۱۲/ فی گز۔ قناویز عہ ۱۲/ فی گز۔ رومال ریشمی مشہدی عہ سے للعہ تک۔ لنگی جتنے گز اور جس رنگ کی درکار ہو۔ ہمراہ آرڈر تحریر فرماویں۔ لنگیوں کا رنگ سلیٹی۔ سیاہ۔ سفید ماشی سیاہ ماشی سلیٹی ماشی ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے ہم یہاں سے اعلےٰ قسم کے خشک قندھاری فروٹ مثلاً کشمش۔ بادام۔ پستہ۔ زرد آلو وغیرہ بالکل واجبی قیمت پر ارسال کر سکتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔ مال بذریعہ وی پی یا پیشگی قیمت آنے پر روانہ کیا جاوے گا۔

المشتہر

محمد اسمٰعیل احمدی منیجر احمدیہ سپلائنگ ایجنسی سورج گنج بازار کوئٹہ۔ بلوچستان

اہل جرمن کی حیرت انگیز کاریگری کیمیکل گولڈ سونیکی چوڑیاں

جرمن والوں نے جہاں اور ہزاروں چیزیں عجیب و غریب ایجاد کی ہیں۔ وہاں کیمیکل گولڈ کی چوڑیاں بھی اس قدر نفیس بنائی ہیں کہ ان کی جتنی بھی تعریف کیجائے کم ہے۔ یہ چوڑیاں ایک خاص قسم سے بنائی ہیں۔ ان پر نہایت نفیس بیل بوٹوں کا کام ہو رہا ہے۔ نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ ان پر ملمع نہیں ہے۔ کسوٹی پر لگا کر تسلی کر لو۔ کاشا ورشتی سونے کے دمکتی رہتی ہیں کالی نہیں پڑتیں۔ زنگ نہیں لگتا۔ میلی نہیں ہوتیں۔ پانسو روپے کی چوڑیاں بھی ان کے آگے مات ہیں۔ بڑی بڑی بیگمیں ان کو استعمال کرتی ہیں۔ بنگال اور دکن میں تو ان کا عام رواج ہے۔ قیمت فی سٹ جس میں ۱۲ چوڑیاں ہیں عہ ۸/ معہ محصول۔ ۶ سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ ۱۲ سٹ کے خریدار کو کلائی پر باندھنے کی ایک گھڑی انعام۔ فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور بھیج دیجئے۔ ملنے کا پتہ:-

سیٹھ اظہار الحسن سوداگر ڈودی بازار متھرا نمبر ۹

دو منزلہ مکان فروخت ہوتا ہے

محلہ دارالرحمت میں ایک دو منزلہ مکان جس کا رقبہ ایک کنال ہے۔ فروخت ہوتا ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ دیکھ کر خرید لیں۔

مستری احمد دین معرفت شاہ دین احمدؐ درزی قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر تسہیل ولادت

مستورات کے لئے خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس دوائی کے بروقت استعمال سے ولادت کی مشکل گھڑیاں ایسی آسان ہو جاتی ہیں۔ کہ زچہ کو کسی قسم کی تکلیف معلوم نہیں ہوتی۔ رفاہ عام کی خاطر قیمت بالکل تھوڑی۔ صرف دو روپے معہ محصول ڈاک۔

منیجر شفاخانہ۔ سلانوالی۔ ضلع سرگودھا

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ ایڈیشنل سب جج بہادر دوسوہہ

دھرت رام ولد مفوں قوم راجپوت سکنہ ہلڑ خیردین تھانہ مکریاں مدعی

بنام

مسماۃ بھیو بیوہ روڈا ذات راجپوت سکنہ ہلڑ خیردین تھانہ مکریان مدعا علیہا

دعوی دخلیابی آراضی

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہا کے نام کئی بار سمن جاری ہو چکا ہے۔ مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ تعمیل سمن سے عمداً گریز کرتی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بتاریخ ۲۴ ۱/ ۲۶ مدعا علیہا عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرے گی۔ تو کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت   دستخط حاکم

وہ نئی کتب جو جلسہ پر چھپیں

حدوث روح و مادہ عہ ۱۲/۔ احمدی جنتری ۲/۔ تعلیم خاتون ۳/۔ خزینۃ العلوم ۵/۔ مباحثہ سرگودھا ۴/۔ مباحثہ آریہ سماج ۶/۔ مباحثہ ختم نبوت ۳/۔ بلائے دمشق ۱۰/۔ نغمہ اکمل عہ ۳/۔ عاقبۃ المکذبین ۲/۔ صادقوں کی روشنی ۵/۔ تبلیغی مضامین ۱۰/۔ کشتی نوح ۶/۔ تلوار مہدی ۱۱/۔ حمائل شریف عہ ۳/ العطر زمیر یا القرآن زرد کاغذ عا۔ سفید کاغذ عہ ۴/۔ بہائی مذہب ۱۰/۔ قتل مرتد اور اسلام عہ/۔ پرانی تحریریں ۳/۔ حقیقۃ النبوۃ عہ۔ عشق مسیح الاستخلاف ۴/۔ انذاری پیشگوئی متعلقہ احمد بیگ ۳/۔ بارہ نشان جس میں حضرت اقدس کی بارہ پیشگوئیوں کے اعتراضوں کے جواب ہیں۔ نور القرآن ہر دو حصہ ۹/۔ ستارہ قیصرہ ۱۰/۔ ۔۔۔ ۔۔۔ باری تعالےٰ عہ ۲/۔ درثمین اردو نہایت عمدہ خوشخط اور اعلیٰ کاغذ چھپائی نفیس ۔۔۔ کے فوٹو بھی حضرت اقدس کا لگوایا گیا ہے اور ویسے ہی ۔۔۔ بھی عمدہ چھپی ہے۔ اور اس کے ساتھ خلیفہ اوّل رضی کی دو تقریریں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ ۶/۔ لطائف ملا سفر عہ معہ فوٹو ۲/ حصہ عہ ۲/۔ معین المبلغین یا احمدیہ نوٹ بک جس میں اڑہائی ہزار کے قریب دلائل اور قریباً پانصد صفحے اور لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت مجلد عہ بے جلد عہ۔ مجربات نور الدین حصہ اول عا۔ حصہ دوم عہ ۴/۔ عبرت ۸/۔

نصیر بک ایجنسی قادیان

قابل توجہ ناظرین اخبارات الحکم والفضل

کیا خریداران اکسیر الاجسام سے اس قسم کی توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم دوائی مذکورہ کے فوائد یا عدم فوائد کی نسبت اپنی منصفانہ قیمتی آراء سے نیاز مند منیجر اکسیر الاجسام کو ہفتہ عشرہ کے اندر اندر مطلع فرما کر مشکوری کا موقع دینگے۔ اطلاعی پوسٹ کارڈ کی قیمت انشاء اللہ تعالےٰ ان کی خدمت میں واپس کر دی جائیگی ذیل میں ایک حیرت انگیز سفوف جو فوائد میں وجع المفاصل کے مریضوں کے لئے اکسیر سریع التاثیر ثابت ہو چکا ہے۔ پیشکش کرتا ہوں۔

سفوف مجرب یہ سفوف وجع المفاصل وجع الورک عرق النسا اور نقرس کے لئے بارہا تجربہ میں آ چکا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ وجع المفاصل جوڑوں کے درد کو کہتے ہیں۔ اگر پاؤں کی ایڑی اور انگلیوں میں درد ہو تو اس کا نام نقرس ہے۔ اور ایسا ہی اگر سرین کے جوڑ میں درد ہو تو اسکو وجع الورک سمجھنا چاہیئے۔ اور اگر وہاں سے گزر کر گھٹنے تک پہونچے۔ تو اس کو عرق النساء کہتے ہیں۔ اس کے فقط ایک ہفتہ کے استعمال سے شافی مطلق کے حکم سے کامل صحت ہوگی۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۔۔۔ روپیہ (۔۔۔) پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ہمراہ ارسال ہوتا ہے۔ المشتہر

منیجر اکسیر الاجسام محلہ دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور

موتی سرمہ کی دھوم مچ گئی

یکدم دس تولہ کا آرڈر

جناب شیخ حیدر علی صاحب سٹرگس سیٹلمنٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا موتی سرمہ ملا۔ جن لوگوں نے استعمال کیا بے حد تعریف کرتے ہیں۔ لہذا دس تولہ اور موتی سرمہ فی الفور بذریعہ وی پی روانہ کر دیجئے۔ آج ایک دنیا مانتی ہے۔ کہ یہ سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش جلن۔ پھولا۔ جالا۔ دھندہ غبار۔ پڑبال۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے یہی وجہ ہے۔ کہ جو ایک دفعہ اسے منگا۔۔۔ وہ ہمیشہ کے لئے اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/۔

اکسیر البدن رجسٹرڈ

کمزور کو زور آور اور زور آور کو ۔۔۔ زور بنانا اس دوا پر ختم ہے دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ ۔۔۔ پیدا کرنا بس اس دوا کا ہی کام ہے۔ گویا ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کانفرنس کی کارروائی

۲۴ دسمبر کو کانپور میں خلافت کانفرنس ہوئی۔ جس میں حکیم اجمل خاں اور ڈاکٹر کچلو شریک نہیں ہوئے۔ مولانا حسرت موہانی صدر استقبالیہ کمیٹی کے خطبہ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ابن سعود کے انگریزوں کے ساتھ معاہدہ اور مقامات مقدسہ پر گولہ باری کی مذمت کی گئی ترکوں کو خلافت کا خاتمہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ خلافت اس وقت تک قایم رہے گی۔ جب تک کہ اسلام کی ہستی باقی ہے۔ ترکوں نے منصب خلافت کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔ وہ خلافت کی ہر طرح سے امداد کے لئے تیار ہیں۔ ترک اپنے ملک میں خلافت قائم کرنے سے انکار کردیں۔ تو شاہ حجاز یا حجاز کی جمہوری حکومت کے صدر کو خلیفہ بنایا جائے۔ مگر ترکوں کی مدد کے بغیر خلافت ناممکن ہے۔ ابن سعود کے انگریزوں سے معاہدہ کے نتیجہ ترکوں اور اور درویشوں کے فوائد خطرے میں پڑ گئے ہیں ؛

مولانا ابوالکلام آزاد صدر خلافت کانفرنس نے زبانی خطبہ پڑھا اس کا لب لباب یہ ہے :۔ تحریک خلافت قائم رہے۔ اور اسے تقویت دی جائے۔ کیونکہ وہ اسلامی دنیا کو پریشان کرنے والے معاملات میں ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ خاندان شریف کے زوال پر اظہار مسرت کیا گیا۔ اور ابن سعود کو اس کے لئے مبارکباد دی گئی۔ ابن سعود کا مقامات مقدسہ کے نقصان پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اس کی مفتیان دین کی رائے پر عمل کرنے کے لئے آمادگی ظاہر کی گئی مسلمانان عالم کی کانفرنس سے حجاز کے مستقبل کا فیصلہ اور کانفرنس میں مسلمانان ہند کی کافی نمائندگی پر زور دیا گیا۔ ہندوستان کی اندرونی سیاست میں خلافت کمیٹیوں کو کانگرس کمیٹیوں کے ساتھ اتحاد لازمی ہے۔ تاکہ قومی پروگرام ترقی کرے۔ خلافت کمیٹیوں کو کونسلوں میں داخلہ کے لئے قطعی فیصلہ کرنا چاہیئے۔ میں خود کونسلوں میں جا کر کام کرنے کا حامی ہوں۔ عام لوگوں کو تعلیم دی جائے۔ جنوبی افریقہ کے وفد سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ موصل کے متعلق فیصلہ خلاف انصاف ہے۔ ترک یہ فیصلہ منظور نہ کرینگے۔ دمشق پر فرانسیسیوں کی گولہ باری کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا۔ سنیوں کو آئندہ سال حج بڑی تعداد میں کرنے کا مشورہ دیا۔ ریف کے مجاہد عبدالکریم کو مبارکباد دی جائے ؛

خلافت کانفرنس [illegible] جو ریزولیوشن پاس کئے گئے [illegible] ان میں سے اہم حسب ذیل ہیں :۔

یہ کانفرنس مشرق کے قدیم اور اسلام کے سیزدہ صد سالہ علم و تمدن کی یادگار دمشق کی وحشیانہ بربادی کو جو فرانسیسی حکمبرداری کا لازمی نتیجہ ہے۔ موجودہ عہد کی سب سے ہولناک انسانی تباہی تصور کرتی ہے۔ اور مصیبت زدگان شام کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ یہ کانفرنس اپنے شامی بھائیوں کو یقین دلاتی ہے۔ کہ ان کی اس قومی جنگ آزادی میں ہندوستان کی دلی ہمدردی ان کے ساتھ ہے ؛

یہ کانفرنس عراق کی موجودہ حکومت کو جائز اسلامی حکومت تصور نہیں کرتی۔ بلکہ اس کو برطانیہ کی استعماری حکومت سمجھتی ہے اس وجہ سے عراق کی حکومت کے نام سے موصل کے برطانوی مطالبہ کو اور جمعیۃ اقوام کے اس تازہ ترین فیصلہ کو جو درحقیقت برطانیہ کا ساختہ پرداختہ ہے ناجائز اور ناقابل قبول تصور کرتی ہے۔ یہ کانفرنس اس کا اعلان کرتی ہے۔ کہ اگر ترک اپنے اس حق کے حصول کے لئے جنگ پر مجبور ہوں۔ تو ان کے اعلان جنگ کو یہ کانفرنس حق بجانب سمجھیگی۔ اور اپنا فرض سمجھے گی۔ کہ جو امداد ان کو پہنچائی جا سکتی ہو۔ پہنچائی جائے ؛

یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے۔ کہ عقبہ اور معان حجاز کے لازمی جزو ہیں۔ ان کے حجاز سے انقطاع اور شرق اردن میں الحاق کو ناجائز تصور کرتی ہے ؛

یہ کانفرنس ہندوستان کے ہاتھ سے کاتے ہوئے اور بنے ہوئے کپڑے کی ترقی و ترویج کی ضرورت اور فائدہ پر بدستور اعتقاد ظاہر کرتی ہے ؛

خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس امیر محمد بن عبدالکریم کو انکی یادگار اور تاریخی فتحمندیوں پر تہ دل سے مبارکباد دیتا ہے ؛

یہ کانفرنس اپنے جنوبی افریقہ کے ہندوستانی بھائیوں کے ساتھ اس جدوجہد میں اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ جو وہ اپنے قدرتی اور شہری حقوق کی حفاظت کے لئے کر رہے ہیں ؛

یہ کانفرنس سلطان عبدالعزیز آل سعود کو مدینہ منورہ اور جدہ میں اس کی افواج کے پرامن داخلہ پر مبارکباد دیتی ہے۔ اور اس امر پر اپنی دلی مسرت کا اظہار کرتی ہے۔ کہ سرزمین حجاز کلیۃً شریفی حکومت کے جابرانہ دور سے پاک ہو گئی۔

یہ کانفرنس طے کرتی ہے۔ کہ مرکزی خلافت کمیٹی آئندہ موسم حج کے موقعہ پر حاجیوں کی بکثرت روانگی اور واپسی کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرنے کا انتظام کرے۔ اور جدہ میں یا دوسرے مقامات پر اپنے دفاتر کھولدے ؛

خلافت کانفرنس کا یہ اجلاس نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ صدر استقبالیہ فضل الحسن صاحب حسرت موہانی نے اپنے خطبہ میں جو اعتراضات و بیجا حملے خلافت کمیٹی پر کئے ہیں۔ اور اس کی مسلمہ پالیسی کے خلاف اظہار کیا گیا ہے ان کے باعث یہ خطبہ صدارت خلافت کمیٹی کے ریکارڈ میں تصور نہ کیا جائے ؛

یہ کانفرنس حکومت ہند کی اس تجویز سے کہ موپلا قیدیوں کے اہل و عیال کو جزائر انڈمان میں آباد کیا جائے۔ اپنی دلی بیزاری کا اعلان کرتی ہے۔ اس لئے کہ وہاں کے خاص خاص مقامات پر سنگین حالات [illegible]

نیشنل کانگریس کی کارروائی

کانگریس میں جو زیر صدارت شریمتی نیڈو کانپور میں منعقد ہوئی حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے :۔

(۱) بنگال ریگولیشن ۱۸۱۸ء اور بنگال آرڈیننس پر اظہار نفرت کیا جائے۔ جس کے ذریعہ بنگال کے چوٹی کے لیڈر زیر حراست کئے گئے ہیں۔ سر تیج بہادر سپرو کے زیر صدارت جو تحقیقاتی کمیٹی جابرانہ قوانین کے متعلق مقرر کی گئی تھی۔ اس نے ان قیدیوں کی رہائی کی سفارش کی تھی۔ گورنمنٹ نے یہ سفارش منظور کر کے بھی ان کو رہا نہیں کیا۔

(۲) یہ کانگرس سخت افسوس کرتی ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے باوجود گوردوارہ ایکٹ کے ذریعہ مصالحت ہو جانے کے محض اس اصطلاحی وجہ کی بنا پر سکھ قیدیوں کو ابھی تک رہا نہیں کیا۔ کہ گوردوارہ قیدی وہ اقرار نامہ لکھ کر نہیں دیتے کہ جسے مہاں آتما قیدی اپنی خودداری کے منافی خیال کرتے ہیں۔ اس کانگرس کی رائے ہے۔ کہ گوردوارہ سوال کا اس وقت تک کوئی مناسب تصفیہ نہ ہوگا۔ جب تک کہ گوردوارہ قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا نہیں کیا جاتا ؛

(۳) برہما سے غیر برہمی کے اخراج کی تجویز قابل ملامت ہے۔ اور وہ منظور نہ کی جائے ؛

(۴) تمام کانگرس تقاریب پر کھدر کا استعمال لازمی کیا جائے ؛

(۵) ہندوستان کے باشندے یقین دلاتے ہیں۔ کہ وہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کو ان کی جدوجہد میں پوری مدد دینگے ؛

(۶) آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور ورکنگ کمیٹی کی کارروائی معمولی طور پر ہندوستانی زبان میں کی جائے۔ انگریزی زبان یا کسی صوبہ کی زبان اس وقت استعمال کی جائے۔ جبکہ سپیکر ہندوستانی زبان میں تقریر کرنے کی قابلیت نہ رکھتا ہو۔ یا جہاں کہیں کہ ان زبانوں ہی میں تقریر کا موقعہ پیش آئے۔ اور یہ کہ پراونشل کانگرس کمیٹی کی کارروائی اس کے صوبہ کی زبان میں کی جائے ؛

(۷) کانگرس کے زیر انتظام ایک خارجہ صیغہ قائم کیا جائے۔ جو ممالک غیر میں قیام رکھنے والے ہندوستانیوں کی سلطنت [illegible] کے متعلق ایسی تبلیغ ممالک غیر میں کرے۔ جس سے وہاں کے لوگوں کو اصل حقیقت معلوم ہو جائے ؛

۲۴ دسمبر کی رات کو کانگرس کے اجلاس میں بعض لوگوں نے فساد کیا۔ فسادیوں کے مقابلہ میں پنڈت جواہر لال نہرو اور کانگرسی والنٹیر زخمی ہوئے۔ حکیم حسرت موہانی نے والنٹیروں کے طمانچے رسید کئے۔ ۲۵ کو بھی فساد کا خطرہ رہا ؛

۲۲ دسمبر کو کانگرس پنڈال کے قریب سودیشی اشیاء کی نمائش کا مہاتما گاندھی نے افتتاح کیا۔ مہاتما جی نے کہا۔ کہ اس ہفتہ میں یہاں جو تقریباً ۳۰ کانفرنسیں ہونگی۔ مجھے ان میں سے کسی ایک کی صدارت پیش کی گئی ہیں۔ گر [illegible]